حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سو واقعات پر خوبصورت کتاب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے ۱۰۰ واقعات

مرتب: محمد محسن

شاکر پبلی کیشنز لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
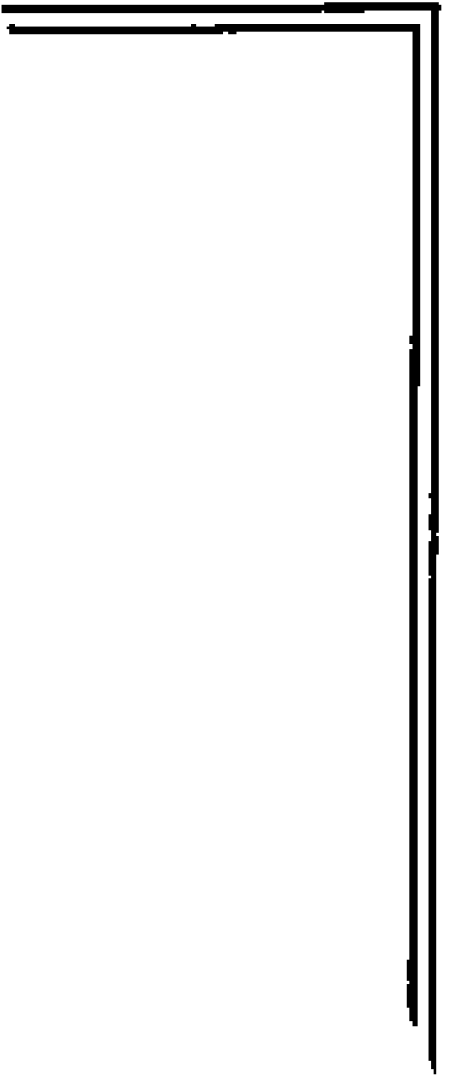
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سو واقعات مستند حوالہ جات کے ساتھ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے سو واقعات

محمد محسن

شاکر پبلی کیشنز

اردو بازار لاہور

فون: 0322-22 22 740

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ۱۰۰ واقعات

باہتمام: ملک محمد شاکر

سن اشاعت: مارچ 2014

طابع: اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ: ورڈز میکر

قیمت: -/130 روپے

ملنے کا پتہ:

نظامیہ کتاب گھر
زبیدہ سنٹر اُردو بازار لاہور

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

مکتبہ مثنویہ سیفیہ
پرانی سبزی منڈی روڈ بہاولپور۔ موبائل: 0301-7728754

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	واقعہ نمبر

واقعہ نمبر ۱

ایک نبی کا انتظار ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میں ایک مرتبہ خانہ کعبہ کے نزدیک بیٹھا تھا اور میرے ہمراہ زید بن عمرو بھی تھا۔ اس دوران ایک شاعر امیہ بن ابی اصلت وہاں سے گزرا اور اس نے زید سے کہا کہ خیر کے متلاشی کیسے ہو؟ زید نے کہا میں خیریت سے ہوں۔ امیہ بن ابی اصلت کہنے لگا کیا تم نے اپنا مقصد پالیا؟ زید نے کہا نہیں۔ امیہ بن ابی اصلت نے شعر پڑھا۔

کل دین یوم القیامة الا

ما قضی اللہ بہ و الحنیفة بود

''قیامت کے دن تمام دین مٹ جائیں گے اور ایک دین باقی رہ جائے گا جس کا فیصلہ اللہ عزوجل کرے گا۔''

پھر امیہ بن ابی اصلت کہنے لگا کہ زید! تمہیں جس کا انتظار ہے کیا وہ ہم میں سے ہوگا یا اہل فلسطین میں سے ہوگا؟ زید نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں امیہ بن ابی اصلت کی بات سننے کے بعد ورقہ بن نوفل جو اہل کتاب کے عالم تھے ان کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا۔ ورقہ بن نوفل نے مجھ سے کہا ہاں! بھتیجے ایک نبی کا انتظار ہے اور اہل کتاب اس بارے میں کہتے ہیں اس کا تعلق عرب سے ہوگا اور اس کے آباؤ اجداد بہترین ہوں گے۔

(اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۰۲)

واقعہ نمبر ۲

یمن میں ایک عالم کی پیشگوئی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ملک یمن تجارت کی غرض سے روانہ ہوا۔ جب میں ملک یمن پہنچا تو وہاں ایک عالم دین جو کہ آسمانی کتابوں کا عالم تھا اس سے ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کیا تم حرم کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا ہاں! میں حرم کا رہنے والا ہوں۔ اس عالم نے پوچھا کہ کیا تم قریشی ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں! میں قریشی ہوں۔ اس عالم نے پوچھا کہ کیا تمہارا تعلق بنو تیم سے ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں! میرا تعلق بنو تیم سے ہے اور میں تیمی ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس نے میرا نام دریافت کیا تو میں نے کہا کہ میرا نام عبداللہ (رضی اللہ عنہ) ہے۔ وہ عالم بولا کہ اب صرف ایک نشانی باقی رہ گئی ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون سی نشانی؟ وہ عالم بولا تم اپنا پیٹ کھول دو۔ میں نے کہا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا اور تم مجھ سے ایسا کیوں پوچھتے ہو؟ وہ عالم بولا کہ مجھے علم صحیح صادق سے پتہ چلا ہے کہ ایک نبی حرم میں مبعوث ہوں گے ان کے کام میں ان کے معاون ایک جوان اور ایک ادھیڑ عمر ہوں گے۔ جوان کا حلیہ یہ ہوگا اور ادھیڑ عمر کا حلیہ یہ ہے کہ وہ سفید رنگ کا ہوگا، اس کا جسم لاغر ہوگا اور اس کے پیٹ پر ایک تل ہوگا اور ران پر بھی ایک نشانی ہوگی۔ تم اپنا پیٹ مجھے دکھاؤ کہ باقی تمام نشانیاں تم میں پوری ہوتی ہیں اور میں یہ نشانی بھی تم

میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اپنا پیٹ کھول دیا اور میری ناف کے اوپر ایک سیاہ تل موجود تھا۔ وہ عالم کہنے لگا رب کعبہ کی قسم! وہ تم ہی ہو اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں تم راہِ ہدایت سے دور نہ ہونا اور اللہ عزوجل تمہیں جو مال دے وہ تم راہِ خدا میں خرچ کرتے رہنا۔ پھر جب میں سفر سے واپس لوٹنے لگا تو اس عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے مجھے چند اشعار سنائے اور کہا کہ یہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دینا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر جب میں سفر تجارت سے واپس لوٹا تو قریش کا ایک وفد مجھ سے ملاقات کے لئے آیا اور انہوں نے مجھے میرے کامیاب سفر پر مبارکباد دی اور کہا تمہارے دوست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کے دین کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے۔ ہم تمہارے ہی انتظار میں تھے کہ تم آؤ اور اسے سمجھاؤ اور تمام معاملات کو درست کرو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اسی وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر چلا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور کہا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے صحیح سنا ہے اللہ عزوجل نے مجھے نبوت سے سرفراز فرمایا ہے اور مجھے حکم دیا ہے میں لوگوں کو اللہ واحد کی عبادت کی دعوت دوں، انہیں برے کاموں سے روکوں اور اللہ عزوجل کا پیغام ان تک پہنچاؤں۔ میں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں تو کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی کیا دلیل

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ عالم جس سے تم نے یمن میں ملاقات کی تھی؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا یمن میں بے شمار عالم ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ عالم جس نے تمہیں فلاں اشعار سنائے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کو اس کی خبر کس نے دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس فرشتے نے جو مجھ سے قبل دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس بھی تشریف لاتا رہا۔ میں نے عرض کیا بے شک آپ ﷺ جھوٹ نہیں بولتے اور آپ ﷺ ہی اس اعلیٰ منصب کے حقدار ہیں، آپ ﷺ ایمان دار ہیں اور امانت میں خیانت نہیں کرتے۔ میں آپ ﷺ کے دست حق پر بیعت کرتا ہوں اور اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپ ﷺ اس کے رسول ہیں۔

(اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۰۴، خصائص الکبریٰ جلد اوّل صفحہ ۸۱)

واقعہ نمبر ۳

نورِ عظیم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا وحی کی شبیہ ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل ایک رات خواب میں ایک نورِ عظیم دیکھا جو کعبہ کی چھت پر نازل ہوا اور پھر ہر گھر میں داخل ہوا۔ وہ چاند جس گھر میں بھی داخل ہوا وہ گھر نور سے بھر گیا اور وہ نور سب سے پہلے میرے گھر میں داخل ہوا اور میں نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ صبح ہوئی تو میں نے ایک یہودی عالم سے اس کی تعبیر پوچھی تو اس نے کہا مجھے اس کا کچھ علم نہیں۔ پھر میں تجارت کی غرض سے نکلا اور اس جگہ گیا جو بحیرہ راہب کا مسکن تھی اور میں نے اس خواب کی تعبیر اس سے دریافت کی۔ اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں قریشی ہوں۔ وہ بولا اللہ عزوجل تمہیں ایک نبی عطا فرمائے گا اور تم اس نبی کے وزیر ہو گے اور اس نبی کے وصال کے بعد خلیفہ ہو گے۔

(شواہد النبوۃ صفحہ ۲۵۷ تا ۲۵۸)

واقعہ نمبر ٤

درخت کا بعثت نبوی ﷺ کی خبر دینا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں زمانہ جاہیت میں میں ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہا تھا کہ اس درخت کی شاخ نیچے جھکی اور میرے سر کے پاس آ کر کہنے لگی کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی تصدیق کرو گے اور تم سے زیادہ خوش نصیب انسان کوئی نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا اس نبی کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا ان کا نام محمد (ﷺ) بن عبداللہ ہے۔ میں نے کہا وہ میرے دوست ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس درخت سے عہد لیا جب وہ مبعوث ہوں تو تم مجھے اس کی خبر دینا چنانچہ جب حضور نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کا وقت نزدیک آیا تو اس درخت نے مجھے کہا کہ اے ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ! تم تیار رہو کہ نبی ﷺ کے مبعوث ہونے کا وقت نزدیک آن پہنچا ہے اور ربِ موسیٰ علیہ السلام کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے میں سبقت لے جانے والوں میں ہوں گے۔ پھر صبح کے وقت جب میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میں تمہیں ایک خدا اور رسول ﷺ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں نے فوراً کلمہ پڑھ لیا اور آپ ﷺ پر ایمان لے آیا اور آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ٢٥٩)

واقعہ نمبر ۵

تم انہیں ناحق مارنا چاہتے ہو

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا مشرکین کی جانب سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ تکلیف کیا دی گئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور اس دوران عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلے میں اپنی چادر ڈالی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گلا دبانا چاہا۔ اس دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے عقبہ کو دھکا دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھڑایا اور فرمایا کیا تم انہیں ناحق مارنا چاہتے ہو کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے رب کی جانب سے نشانیاں لے کر آئے ہیں۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث نمبر ۸۷۴، البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۴۷، تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۶)

واقعہ نمبر ۶

والدہ کا اسلام قبول کرنا

حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت موجود تھی اور اس وقت تک ایمان لانے والوں کی تعداد انتالیس تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصرار جاری تھا کہ ہمیں کھل کر دین اسلام کی تبلیغ کرنی چاہیے۔ حضور نبی کریم ﷺ ہر مرتبہ کی طرح ان سے فرما رہے تھے کہ ابھی ہم تعداد میں تھوڑے ہیں اس لئے ہمیں کچھ عرصہ انتظار کی ضرورت ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کا اصرار جاری رہا تو حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو ہمراہ لیا اور خانہ کعبہ لے گئے۔ خانہ کعبہ پہنچنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ خطبہ دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ شروع کیا تو مشرکین مکہ نے ان پر دھاوا بول دیا۔ عتبہ بن ربیعہ جو جنگ بدر میں مارا گیا تھا اس نے آپ رضی اللہ عنہ پر لاتوں اور گھونسوں کی بوچھاڑ شروع کر دی جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا چہرہ شدید زخمی ہوگیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ کے لوگ آ گئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو عتبہ بن ربیعہ کے چنگل سے آزاد کرایا اور گھر لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام الخیر سلمٰی رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئی تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کی اور کھانے کھلانے کا ارادہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا لی میں اس وقت تک کچھ نہیں کھاؤں پیئوں گا جب تک کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ لوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے والدہ ماجدہ سے کہا کہ وہ ام جمیل رضی اللہ عنہا کے گھر جائیں اور ان سے حضور نبی کریم ﷺ کی

خیریت دریافت کریں۔ حضرت ام الخیر سلمٰی رضی اللہ عنہا اسی وقت ام جمیل رضی اللہ عنہا کے گھر گئیں تو انہوں نے بتایا فی الحال انہیں بھی کچھ علم نہیں کہ اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت کیسی ہے؟ پھر حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا اسی وقت حضرت ام الخیر سلمٰی رضی اللہ عنہا کے ہمراہ ان کے گھر آئیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی خیریت دریافت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ حضرت ام الخیر رضی اللہ عنہا اور حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا کے ہمراہ دارِ ارقم تشریف لے گئے جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو آگے بڑھ کر بوسہ دیا اور خیریت دریافت کی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ میری والدہ کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل انہیں کلمہ پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اور حضرت ام الخیر سلمٰی رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۴۷)

واقعہ نمبر ۷

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اپنے قبولِ اسلام کے متعلق فرماتے ہیں میں بصریٰ کے ایک بازار میں موجود تھا وہاں ایک راہب گرجے میں لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ معلوم کرو کہ کیا سرزمین عرب سے کوئی یہاں موجود ہے؟ میں نے آگے بڑھ کر کہا میں ہوں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہو چکا؟ میں نے پوچھا کہ کون احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ اس نے کہا کہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب۔ یہ ان کے ظہور کا مہینہ ہے اور تم اس بات کا دھیان رکھنا کہ ان کی پیروی کرنے میں کوئی تم پر سبقت نہ لے جائے۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے فوراً لوٹا اور مکہ مکرمہ پہنچا۔ وہاں لوگوں نے مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے متعلق بتایا۔ پھر قریش نے مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ کچھ لوگوں میں بیٹھے تھے۔ میں نے انہیں علیحدہ بلایا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم مجھے کیا دعوت دیتے ہو؟ میں نے کہا میں لات وعزیٰ کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں تو ان کی ماں کون ہے؟ میرے پاس ان کے سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ پھر جب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان کے پاس بھی کوئی جواب نہ آیا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے جہاں میں نے ایک مرتبہ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک پر گواہی دی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۴۶)

واقعہ نمبر ۸

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا ایمان ظاہر کیا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک مرتبہ دیکھا قریش نے حضور نبی کریم ﷺ کو پکڑ لیا اور پھر ان میں سے کوئی آپ ﷺ کو گھسیٹتا تھا اور کوئی دھکے دیتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ یہ ہی ہیں جو کہتے ہیں اللہ ایک ہے۔ ہم میں سے کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ آگے بڑھتا اور حضور نبی کریم ﷺ کو ان سے بچاتا اور پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہیں مارنا شروع کر دیا اور انہیں دھکے دینے لگے اور کہنے لگے اللہ عزوجل کی تم پر مار ہو تم انہیں اس لئے مارنے کے درپے ہو کہ یہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ عزوجل ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ بیان کیا اور اپنی چادر اوپر اٹھائی اور رونے لگے اور اتنا روئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی تر ہو گئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں فرعون کی قوم کا مومن بہتر ہے یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو خاموشی اختیار کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ اللہ عزوجل کی قسم! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہتر ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک ساعت فرعون کی قوم کے مومن کی ہزار ساعت سے افضل ہے اور وہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا ایمان ظاہر کیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۵)

واقعہ نمبر ۹

ابن الدغنہ کی پناہ واپس لوٹانا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے اپنے ہوش سے ہی اپنے والدین کو دین حق پر پایا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلا ناغہ صبح و شام ہمارے گھر تشریف لاتے تھے۔ پھر مشرکین نے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے تو میرے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی حبشہ کی جانب ہجرت کی غرض سے نکلے پھر جب آپ رضی اللہ عنہ ''برک الغماد'' کے مقام پر پہنچے تو وہاں آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ربیعہ بن فہیم سے ہوئی جو مشرکین مکہ کے سرداروں میں سے ایک تھا اور ابن الدغنہ کے لقب سے مشہور تھا۔ اس نے میرے والد سے دریافت کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری قوم نے نکال دیا اب میں زمین میں گھومنا چاہتا ہوں تاکہ اپنے رب کی عبادت کرسکوں۔ ابن الدغنہ کہنے لگا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم جیسا شخص نہ خود گھر سے نکلتا ہے اور نہ اسے کوئی نکال سکتا ہے تم تو مفلسوں کی مدد کرنے والے، صلہ رحمی کرنے والے اور مصیبت زدوں کا سہارا بننے والے ہو۔ تم مسافروں اور مہمانوں کی خدمت کرتے ہو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں تم اپنے شہر واپس لوٹ جاؤ اور اپنے رب کی عبادت کرو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب ابن الدغنہ کی بات سنی تو واپس لوٹ آئے۔ ابن الدغنہ نے مشرکین مکہ کے سرداروں کو جمع کیا اور انہیں سمجھایا کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ جیسے شخص کو مکہ مکرمہ سے جانے پر مجبور نہ کریں۔ تمام سردار کہنے لگے کہ چونکہ تم نے انہیں پناہ دی ہے اس لئے ہم انہیں کچھ نہیں کہیں گے تم ان

سے کہہ دو وہ گھر کے اندر رہ کر اپنے طریقہ کے مطابق رب کی عبادت کریں اور ہمیں تبلیغ کے ذریعے اذیت نہ پہنچائیں۔ ابن الدغنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو جا کر تمام سرداروں کی بات بتائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس بات کو مان لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے گھر کے صحن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنا لی جس میں عبادت کیا کرتے اور جب اہلیانِ مکہ آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سنتے تو ان پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ مشرکین مکہ نے ابن الدغنہ کو بلایا اور اس سے شکایت کی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں مسجد بنا لی ہے اور وہ اعلانیہ نماز پڑھتے ہیں اور بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے بہک نہ جائیں تم انہیں اس سے روکو۔ جس پر ابن الدغنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو پناہ دی ہے آپ رضی اللہ عنہ اعلانیہ نماز نہ پڑھیں اور نہ بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کریں، مشرکین مکہ نے مجھ سے آپ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی ہے کہ انہیں ڈر ہے کہ ان کی عورتیں اور بچے بہک جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمہاری پناہ تمہیں واپس لوٹائی اور میں اپنے رب کی پناہ اور اس کی رضا میں راضی ہوں۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث نمبر ۱۰۸۶، البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۱۱۱)

واقعہ نمبر ۱۰

معراج کی تصدیق کرنا

حضور نبی کریم ﷺ معراج کی سعادت کے بعد واپس لوٹے اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی معراج کے متعلق قریش کو بتایا تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی تکذیب کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے تمہارا دوست کہتا ہے کہ اس نے آسمانوں کی سیر کی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اس دوران حضور نبی کریم ﷺ سے ملاقات نہ ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے بلا تصدیق کے کہا اگر یہ سب میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے تو وہ سچ کہتے ہیں اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تصدیق پر حضور نبی کریم ﷺ نے ''صدیق'' کا لقب عطا فرمایا۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۶، اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۰۱، مدارج النبوۃ جلد اوّل صفحہ ۳۱۰)

واقعہ نمبر ۱۱

ہجرت کی اجازت طلب کرنا

ابن اسحٰق کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی نہ کرو اللہ عزوجل تمہارے لئے بہترین ساتھی فراہم کرے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا تو خوش ہو گئے کہ وہ ساتھی یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو اونٹ خریدے اور انہیں اپنی قیام گاہ میں لے آئے اور ان کے لئے چارے کے وافر انتظام کیا۔ (البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۱۷۸)

واقعہ نمبر ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی کی قیمت ادا کی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن میں کئی مرتبہ ہمارے گھر تشریف لاتے تھے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت ملی تو اس روز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ وہ دوپہر کا وقت تھا اور ہم تمام گھر والے حیران تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خلافِ عادت اس وقت تشریف لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر والد بزرگوار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف لائے ہیں کیا کوئی خاص بات ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم اپنے گھر والوں کو یہاں سے ہٹا دو۔ والد بزرگوار نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی گھر والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے اور اس سفر میں تم میرے ساتھی ہو۔ والد بزرگوار نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ والد بزرگوار نے عرض کیا میری بیٹیوں کا کیا بنے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف تمہیں میرے ساتھ ہجرت کرنے کا حکم ملا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے والد بزرگوار کو دو اونٹنیاں تیار کرنے کا حکم دیا اور یہ وہ اونٹنیاں تھیں جنہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اسی مقصد کے لئے خریدا تھا تا کہ سفر میں دشواری پیش نہ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت دوبارہ ہمارے گھر تشریف لائے اور والد بزرگوار نے وہ دونوں اونٹنیاں آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیں جسے مناسب سمجھیں سفر کے لئے ہمراہ رکھ لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹنی کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اس اونٹنی کی قیمت مجھ سے وصول کر لو۔ والد بزرگوار نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں میں اس کی قیمت ہرگز نہ لوں گا، میرا تمام مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے اور دین اسلام کے لئے وقف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیمت کی ادائیگی کے بغیر اس پر سفر نہ کروں گا تم اس کی وہ قیمت لے لو جس قیمت میں تم نے اسے خریدا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹنی کی قیمت ادا کی۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث نمبر ۱۰۸۷، البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۱۷۹)

واقعہ نمبر ۱۳

یہ وہی ہیں جن کا ذکر مکہ مکرمہ میں ہو رہا تھا

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت مکہ مکرمہ کو الوداع کہا اور جنوب کی سمت روانہ ہوئے۔ اس سفر ہجرت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ تھے اور عبدالرحمٰن بن اریقط کو راستہ بتانے کے لئے اجرت پر رکھا گیا تھا وہ بھی ہمراہ تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ اور عبدالرحمٰن بن اریقط کے حوالے دونوں اونٹنیاں کیں اور انہیں حکم دیا کہ وہ تین دن بعد انہیں غارِ ثور میں ملیں۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث نمبر ۱۰۸۷، البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۱۷۹)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں اور حضور نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے نکلے تو رات کا وقت تھا ہم ساری رات سفر کرتے رہے اور صبح کے وقت ہمیں ایک چٹان نظر آئی۔ میں نے اس چٹان کے سائے میں ایک کپڑا بچھا دیا تاکہ آپ ﷺ کچھ دیر آرام فرما لیں۔ آپ ﷺ کچھ دیر آرام کی غرض سے تشریف فرما ہوئے اور میں نے وہاں پہرہ دینا شروع کر دیا۔ اس دوران ایک چرواہا وہاں سے گزرا میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا اس کی بکریاں دودھ دیتی ہیں تو اس نے ایک بکری میرے حوالے کر دیا جس کے تھنوں کو صاف کر کے میں نے دودھ دوہا اور دودھ کا برتن آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے سیر ہو کر دودھ پیا اور باقی دودھ مجھے دے دیا جو میں نے بھی سیر ہو کر پیا۔ دودھ پینے کے بعد ہم وہاں

سے روانہ ہوئے تو راستہ میں سراقہ بن مالک نے ہمیں آن لیا۔ میں نے اسے دیکھا تو گھبرا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ ہماری ہی تلاش میں ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر کچھ دیر بعد جب سراقہ بن مالک ہمارے نزدیک پہنچ گیا تو میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ ہمارے بالکل نزدیک آ گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کیوں غم کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اپنی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فکر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ بلند فرمائے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا اے اللہ! تو جس طرح چاہے ہماری حفاظت فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کہنا تھا کہ سراقہ بن مالک کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ چھلانگ لگا کر گھوڑے سے اترا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرنے لگا کہ میں جانتا ہوں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا اثر ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس مصیبت سے نجات دلوا دیں تو میں انہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں ہیں انہیں یہاں تک نہیں آنے دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں دعا فرمائی اور اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا۔ سراقہ بن مالک گھوڑا نکلنے کے بعد واپس مکہ مکرمہ لوٹ گیا۔ (اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۰۶)

سراقہ بن مالک کہتے ہیں جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہجرت کی خبر قریش کے سرداروں کو ہوئی تو انہوں نے سو اونٹ انعام مقرر کیا کہ جو ان کو پکڑ کر لائے گا اسے سو اونٹ انعام میں دیئے جائیں گے۔ میں نے جس وقت یہ اعلان سنا اس وقت میں اپنے کچھ دوستوں کے ہمراہ بیٹھا تھا مجھے ایک شخص نے بتایا کہ ابھی مکہ مکرمہ کے نواح میں فلاں جگہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے ہیں۔ میں گھر آیا اور گھوڑے کی زین کسی اور پھر فال نکالی جو اچھی نہ نکلی۔ میں نے لالچ کے ہاتھوں مجبور ہو کر دوبارہ فال نکالی اور

وہ بھی اچھی نہ نکلی۔ میں انعام کے لالچ میں گھر سے نکلا اور ان کا تعاقب کرتے ہوئے اس جگہ پہنچ گیا۔ جب میں ان کے نزدیک پہنچا تو میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اور میں چھلانگ لگا کر گھوڑے سے اتر گیا۔ پھر میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے معافی مانگی اور پھر میں نے انہیں مکہ مکرمہ کی خبریں بتائیں اور امان کی درخواست کی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ نے عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ کو فرمایا کہ وہ چمڑے کے ٹکڑے پر میرے لئے امان لکھ دیں۔ (صحیح بخاری جلد دوم حدیث نمبر ۱۰۸۷)

دورانِ سفر حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر قبیلہ بنو خزاعہ کی ایک نیک عورت ام معبد کے پاس سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اگر اس کے پاس کھجوریں، دودھ اور گوشت ہو تو وہ انہیں بیچ دے۔ ام معبد نے عرض کیا کہ میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے ماسوائے ایک بکری کے جو بہت کمزور ہے۔ پھر اس نے وہ بکری آپ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ بکری حضور نبی کریم ﷺ کو دی تو حضور نبی کریم ﷺ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگایا اور دودھ دوہنا شروع کر دیا۔ برتن بکری کے دودھ سے بڑھ گیا اور حضور نبی کریم ﷺ اور آپ رضی اللہ عنہ نے سیر ہو کر وہ دودھ پیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس بکری کا دودھ ایک مرتبہ پھر دوہا اور جب برتن بھر گیا تو وہ برتن اس خاتون ام معبد کو دے دیا۔ جب ام معبد کا خاوند ابومعبد گھر لوٹا تو ام معبد نے سارا واقعہ اس کے گوش گزار کیا۔ ابومعبد نے ام معبد سے حلیہ دریافت کیا تو اس نے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حلیہ بیان کر دیا۔ ابومعبد نے جب حلیہ سنا تو قسم کھا کر کہا کہ یہ تو وہی ہیں جن کا ذکر مکہ مکرمہ میں اس وقت ہو رہا ہے۔

(خصائص الکبریٰ جلد اوّل صفحہ ۲۹۱ تا ۲۹۳)

واقعہ نمبر ۱۴

زہر کا اثر جاتا رہا

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غارِ ثور میں پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے غار میں پہلے داخل ہونے دیں تاکہ میں غار کی صفائی کرسکوں اور اگر غار میں کوئی زہریلا جانور یا اذیت والی چیز موجود ہو تو اسے ہٹا سکوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اجازت دے دی۔ آپ رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اور غار کی صفائی کی اور پھر غار میں موجود تمام سوراخوں کو اپنا تہبند پھاڑ کر بند کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تمام سوراخ بند کر دیئے ماسوائے دو سوراخوں کے کیونکہ تہبند کا کپڑا ختم ہو گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اندر آنے کی درخواست کی۔ حضور نبی کریم ﷺ غار میں تشریف لائے اور آرام کی غرض سے آپ رضی اللہ عنہ کے زانوؤں پر سر مبارک رکھ کر لیٹ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سوراخوں پر جو بند نہ ہوئے تھے ان پر اپنے پاؤں رکھ لئے۔ اس دوران ایک بچھو نے آپ رضی اللہ عنہ کو ڈنک مار دیا۔ ڈنک کی شدت کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ نے اف نہ کی مگر آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ وہ آنسو حضور نبی کریم ﷺ کے رخسار مبارک پر گرے تو حضور نبی کریم ﷺ نے آنکھیں کھول دیں اور جب آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو وجہ دریافت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بچھو نے ڈنک مارا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ڈنک والی جگہ پر لعابِ دہن لگایا تو زہر کا اثر جاتا رہا۔ (البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۱۸۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مشرکین مکہ کے کھوجی حضور نبی

کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے غارِ ثور کے دہانے تک پہنچ گئے مگر اللہ عزوجل کی قدرت غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بن دیا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس غار میں ایک عرصہ سے کوئی داخل نہیں ہوا۔ کھوجیوں نے باہم مشورہ کیا اس غار میں اگر کوئی داخل ہوتا تو ضرور اس مکڑی کا جالا ٹوٹ جاتا چنانچہ وہ غار میں داخل ہوئے بغیر وہاں سے واپس لوٹ گئے۔ (البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۱۸۳)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے تو ایک مکڑی نے اللہ عزوجل کے حکم پر جالا بن دیا پھر جب قریش کے لوگ وہاں پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار کے دہانے پر دشمنوں کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! ڈرو نہیں اللہ عزوجل ہمارے ساتھ ہے۔

(البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۱۸۳)

غارِ ثور میں حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قیام تین روز تک رہا۔ اس دوران حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما وقتاً فوقتاً آ کر مکہ مکرمہ کے حالات سے آگاہ کرتے رہے جبکہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے وہ ایک دودھ اور بکری گلے میں رو کے رکھتے اور رات کے وقت جب ایک پہر گزر جاتا تو بکری لے کر غار میں آتے اور جس کے دودھ سے حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیر ہوتے۔ (صحیح بخاری جلد دوم حدیث نمبر ۱۰۸۷)

واقعہ نمبر ۱۵

جن کا تیسرا اللہ ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم غار میں تھے تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اگر ان لوگوں میں سے کوئی اپنے قدموں کی جانب نظر دوڑائے تو وہ یقیناً ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! پریشان نہ ہو تمہارا ان کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہو۔''

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۸، اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۰۵)

واقعہ نمبر ١٦

اپنی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تان لی

بخاری کی روایت ہے ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ ان کے والد زبیر رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرتِ مدینہ کے وقت راستہ میں ملے اور ان کے علاوہ اور بھی کئی مسلمانوں سے ملے جو ملک شام سے تجارت کے بعد واپس لوٹ رہے تھے۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سفید لباس میں ملبوس دیکھا اور اہل مدینہ کو یہ خبر ہو چکی تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر چکے ہیں چنانچہ وہ مدینہ منورہ سے باہر حرہ کے میدان میں صبح کے وقت پہنچ جاتے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کرتے یہاں تک کہ جب دوپہر کی گرمی شدت اختیار کر لیتی تو اپنے گھروں کو لوٹ جاتے تھے۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے کہا اہل مدینہ نے کسی کو سفید لباس میں مدینہ منورہ کی جانب آتا دیکھا تو سمجھے کہ شاید حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں مگر وہ سفید لباس میں کوئی یہودی تھا اور پھر بالآخر انتظار کی یہ گھڑیاں ختم ہوئیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بنی عمرو بن عوف میں پہنچے۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے کہا حضور نبی کریم

ﷺ تشریف فرما ہو گئے جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا تھا آگے بڑھ کر دیکھنے کی کوشش کرنے لگے اور وہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں میں سے اندازہ لگا رہے تھے حضور نبی کریم ﷺ کون ہیں؟ پھر جب دھوپ کی شدت ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر نکالی اور حضور نبی کریم ﷺ پر تان لی پھر لوگوں کو پتہ چلا کہ حضور نبی کریم ﷺ کون ہیں؟

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۱۰۸۷، البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۱۸۸)

واقعہ نمبر ۱۷

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جگہ کی قیمت ادا کی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام کیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے بنو مالک بن نجار کے ایک محلّہ کے میدان میں جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی قصویٰ بیٹھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میدان کے متعلق دریافت کیا کہ یہ جگہ کس کی ملکیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ دو کم سن بھائیوں سہل اور سہیل کی جگہ ہے اور ان کے سرپرست مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ پر مسجد کی تعمیر کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت سہل اور حضرت سہیل رضی اللہ عنہم نے وہ جگہ فی سبیل اللہ دینی چاہی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ پھر دس ہزار درہم کے عوض وہ جگہ خرید کر اس میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیاد رکھی گئی۔ جگہ کی قیمت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کی۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

واقعہ نمبر ۱۸

بخار میں مبتلا ہونا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو (آب و ہوا کی تبدیلی کی بناء پر) بخار آ گیا۔ میں جب عیادت کے لئے ان کے پاس گئی تو والد بزرگوار سے ان کا حال دریافت کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

''بلال رضی اللہ عنہ تمہاری کیسی طبیعت ہے؟''

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب والد بزرگوار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بخار کی شدت ہوتی تو وہ یہ شعر پڑھتے ۔

کل امری مصبح فی اهله

والموت ادنی من شراك نعله

''بندہ اپنے گھر خیریت سے صبح کرتا ہے اور موت اس کی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہے۔''

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر بخار کا غلبہ ہوتا تو وہ یہ شعر پڑھتے ۔

الا لیت شعری هل ابیتن لیلة

بواد و حولی اذخر و جلیل

و هـل اردن یـومـا میـاه مـجـنة

و هـل یبـدون لـی شـامة و طـفیـل

''کاش مجھے وادی مکہ میں ایک رات رہنا نصیب ہو جائے
وہاں اذخر گھاس اور دیگر نباتات میرے آگے پیچھے ہوں۔ کاش
کے مجھے مجنہ کا پانی پھر سے نصیب ہو جو آبِ نجات ہے اور
کاش میں شامہ اور طفیل کو پھر سے دیکھوں۔''

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور دونوں کی کیفیت بیان کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ہمیں مدینہ منورہ کی ایسی محبت عطا فرما جیسی محبت مکہ مکرمہ سے ہے اور اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما اور مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو پرفضا بنا دے اور اس کے صاع اور مد میں خیر و برکت عطا فرما دے اور یہاں کا بخار جحفہ میں بھیج دے۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۱۱۰۵)

واقعہ نمبر ۱۹

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہی کافی ہے

حق و باطل کے درمیان پہلا معرکہ رمضان المبارک ۲ھ میں بدر کے مقام پر ہوا جسے غزوۂ بدر کہا جاتا ہے۔ بدر کا میدان مدینہ منورہ سے قریباً اسی میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس غزوہ میں تین سو تیرہ مجاہدین جن میں ساٹھ مہاجرین اور باقی انصار شامل تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں میدانِ جنگ میں اترے۔ مشرکین کا لشکر ایک ہزار کی تعداد میں سامانِ حرب سے لیس ابوجہل کی قیادت میں میدان میں اترا۔ اسلامی لشکر کے پاس سامانِ حرب کی کمی تھی اور مجاہدین میں سب سے بڑا امتحان مہاجرین کا تھا جن کا مقابلہ اپنے بھائیوں سے تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب ابوسفیان سامانِ تجارت لے کر مدینہ منورہ کے نزدیک سے گزرا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ پر بات کی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ پر بات کی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی خاموش رہے۔ آخرکار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جو انصار کے رئیس تھے وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیں تو ہم اپنے گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں گے اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور مشورہ کیا اور پھر مجاہدین کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ بدر کے میدان میں پڑاؤ ڈالا۔

(صحیح مسلم جلد پنجم کتاب الجہاد باب غزوۂ بدر صفحہ ۵۵)

صحیحین کی روایت ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حق و باطل کے درمیان پہلا معرکہ بدر کے مقام پر ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لشکر کا جائزہ لیا تو ان کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی اور وہ سامانِ حرب سے لیس تھے جبکہ اسلامی لشکر کی تعداد تین سو تیرہ تھی اور ان کے پاس سامانِ حرب کی بھی کمی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کے لئے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور دعا کی۔

''اے اللہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا اسے پورا فرما دے۔
اگر آج یہ مٹھی بھر مسلمان ختم ہو گئے تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دعا کے دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک کندھوں سے نیچے گر پڑی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر کو اٹھا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر رکھا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہی کافی ہے اللہ عزوجل اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا۔ پھر اللہ عزوجل نے مٹھی بھر مسلمانوں کی مدد فرمائی اور ہمیں جنگ میں کامیابی حاصل ہوئی۔ (صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۱۱۳۱، اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۰۷)

واقعہ نمبر ۲۰

غزوۂ بدر کے قیدیوں کے متعلق رائے

غزوۂ بدر میں مشرکین کے ستر کے قریب افراد کو قیدی بنایا گیا جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تحویل میں دے دیا اور ان میں سے کچھ کو بعد میں فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا۔ حق و باطل کے اس معرکے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار نمایاں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کی حکمت عملی آپ رضی اللہ عنہ کی مشاورت سے مرتب کی۔ جب قیدیوں کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیدیوں میں اکثر کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے ہے انہیں مناسب فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے تاکہ جو فدیہ ان سے حاصل ہو اس سے مسلمانوں کی حالت زار کو بہتر بنانے میں مدد ملے اور ہم اس فدیہ سے اپنے فوجی اخراجات کو بھی پورا کر سکیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری رائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی میری رائے میں ان سب کے سر قلم کر دیئے جائیں تاکہ مشرکین کو علم ہو سکے کہ ہمارے دلوں میں کفار کے لئے نرم گوشہ موجود نہیں۔ ہماری اس سختی کو دیکھ کر ان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے ان دونوں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات سنی تو خاموشی سے خیمہ میں تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد واپس آئے اور فرمایا کہ اللہ عزوجل نے بعض [illegible] ت نرم کیے ہیں اور وہ دودھ [illegible] اوہ

نرم ہے اور بعض کے دلوں کو سخت کیا ہے اور وہ پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ میرے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سی ہے جنہوں نے اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائی کہ اے اللہ! جو میری بات مان لے وہ میرے ساتھ ہے جو میرا انکار کرے تو اس کو بھی بخش دے اور تو ہی بہتر رحم فرمانے والا ہے۔ میرے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جنہوں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا اے اللہ! تیرا حق ہے اور یہ تیرے بندے ہیں چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے اور تیرا قول غالب اور حکمت والا ہے۔ میرے عمر (رضی اللہ عنہ) کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی سی ہے جنہوں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا اے اللہ! روئے زمین پر کسی کافر کو باقی نہ رہنے دے۔ میرے عمر (رضی اللہ عنہ) کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جنہوں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے اللہ! ان کے مال تباہ و برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے یہ دردناک عذاب دیکھے بغیر تجھے ماننے والے نہیں ہیں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کو فوقیت دی اور متعدد قیدیوں کو مناسب فدیہ کے عوض رہا کر دیا۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۱۳۸)

واقعہ نمبر ۲۱

تم باطل کی نمائندگی کر رہے تھے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما جو کہ غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمان نہ تھے اور مشرکین مکہ کے ہمراہ اس جنگ میں مسلمانوں کے خلاف تھے انہوں نے ایک مرتبہ اپنے والد بزرگوار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ غزوۂ بدر کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ متعدد بار میری تلوار کی زد میں آئے مگر میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا باپ سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب بیٹے کی بات سنی تو فرمایا کہ تم ایک مرتبہ بھی میری تلوار کی زد میں نہیں آئے اللہ عزوجل کی قسم! اگر تم میری تلوار کے نیچے آجاتے تو میں تمہیں ہرگز نہ چھوڑتا کیونکہ اس وقت حق اور باطل کے درمیان معرکہ تھا اور اس وقت تم باطل کی نمائندگی کر رہے تھے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۴)

واقعہ نمبر ۲۲

سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہاری نظر میں سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہماری نظر میں آپ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ بہادر ہیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیر خدا کا لقب عطا فرمایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں میرا مقابلہ ہمیشہ اپنے برابر کے لوگوں سے ہوا اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہادر شخص کسی کو نہیں دیکھا۔ لوگوں نے دریافت کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا غزوۂ بدر کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب سائبان بنایا گیا تو سوال اٹھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا ذمہ کون اٹھائے گا اور مشرکین کو ان کے ناپاک ارادوں سے کون روکے گا؟ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی تلوار نیام سے نکالے اپنی جگہ پر ڈٹے رہے اور کسی مشرک کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نہ جانے دیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۵)

واقعہ نمبر ۲۳

ہمارا لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے

یکم ذیقعد ۶ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ قریباً چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ہمراہ حج بیت اللہ کی زیارت اور عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ کے مقام پر قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص کو مکہ مکرمہ میں حالات معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا جس نے واپس آ کر اطلاع دی کہ قریش مزاحمت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! ہم کعبہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں اور ہمارا لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ تشریف لے چلیں اگر کسی نے مزاحمت کی تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند کیا اور مکہ مکرمہ سے باہر حدیبیہ کے مقام پر قیام پذیر ہوئے۔

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۱۳۰۶، مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۲۵۴ تا ۲۶۶)

حضور نبی کریم ﷺ نے دیکھا مشرکین مکہ کے عزائم خطرناک ہیں اور وہ لڑنا چاہتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو مشرکین مکہ نے انہیں قید کر لیا۔ اس دوران یہ افواہ

پھیل گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا کیا اور ان کے دست حق پر بیعت لی کہ جب تک ان کے دم میں دم ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے بدلہ لیا جائے گا۔ مشرکین مکہ کو جب بیعت رضوان کی اطلاع ملی تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو فوراً رہا کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کے لئے ایک وفد بھیجا جس کی سربراہی سہیل بن عمرو کر رہا تھا۔

سہیل بن عمرو نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت شروع کی اور جب مذاکرات کامیاب ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اوس بن خولی انصاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ معاہدہ تحریر کریں۔

سہیل بن عمرو نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس معاہدہ کو یا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تحریر فرمائیں گے یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ معاہدہ تحریر فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے لکھا۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔''

سہیل بن عمرو نے اعتراض کیا کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے اس لئے تم لکھو بسمك۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم باسم اللھم لکھ لو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق لکھ دیا۔

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھو۔ سہیل بن عمرو نے اس پر بھی اعتراض کیا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول نہیں

مانتے اس لئے محمد بن عبداللہ (ﷺ) لکھا جائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی جانب دیکھتے ہوئے عرض کیا میں یہ نہیں کر سکتا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے آگے بڑھ کر خود رسول اللہ کے لفظ مٹا دیئے اور ان کی جگہ محمد بن عبداللہ (ﷺ) لکھ دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''میں محمد رسول اللہ (ﷺ) ہوں اور محمد بن عبداللہ (ﷺ) بھی ہوں۔''

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث ۱۳۰۶، البدایہ والنہایہ جلد چہارم صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۹، تاریخ طبری جلد دوم حصہ اول صفحہ ۲۴۶ تا ۲۵۶، سیرتِ ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۲۰۸ تا ۲۲۰)
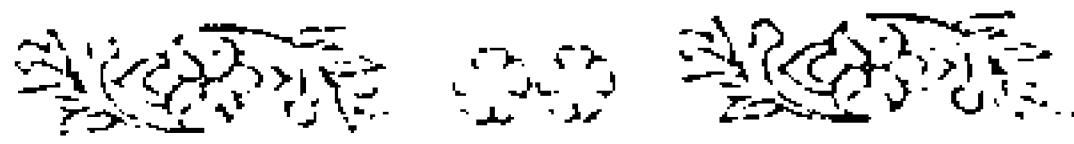
واقعہ نمبر ۲۴

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق پر ہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے سچے نبی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا کیا ہم حق پر اور کفار پر باطل پر نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! بلاشبہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں۔ میں نے عرض کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کے معاملے میں ہم پر یہ ذلت کیوں گوارا کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرسکتا وہ میری مدد ضرور فرمائے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں فرماتے ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے تمہیں یہ کہا تھا ہم اس سال طواف کریں گے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ العزیز تم ضرور بیت اللہ شریف کا طواف کرو گے۔ پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گیا اور ان سے وہی سوال پوچھے جو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ)! یاد رکھو! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تم بھی ان کا دامن پکڑے رکھو اللہ کی قسم! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق پر ہیں۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۷)

واقعہ نمبر ۲۵

یہ تمہارے لئے کافی ہے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میرے والد بزرگوار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ ہجرت کے وقت آپ رضی اللہ عنہ اپنا مال جو چھ ہزار درہم بنتا تھا ہمراہ لئے گئے۔ میرے دادا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے اور نابینا تھے کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) جس طرح خود گیا ہے اور مال ساتھ لے گیا ہے وہ تمہیں مصیبت میں ڈال گیا ہے۔ میں نے کہا نہیں دادا جان! وہ تو ہمارے لئے کافی مال چھوڑ گئے ہیں۔ پھر میں نے اس جگہ جہاں مال رکھتے تھے وہاں پتھر رکھ دیئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر میں نے دادا کا ہاتھ پکڑا اور اس جگہ لے گئی اور ان پتھروں کو ہاتھ لگوا کر کہا دیکھئے! یہ مال ہے۔ انہوں نے کہا خوب ہے اور تمہارے لئے کافی ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۱۸۱)

واقعہ نمبر ۲۶

والد کا اسلام قبول کرنا

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے روز اپنے والد کے پاس گئے اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ پھر جب حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے حامی بھر لی تو ہاتھ پکڑا اور انہیں لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی میرے والد بزرگوار کو کلمہ پڑھائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم انہیں گھر میں ہی رہنے دیتے اور مجھے ان کے پاس لے جاتے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو سینہ سے لگایا اور کلمہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ (اسد الغابہ جلد ششم صفحہ ۵۱۴)

واقعہ نمبر ۲۷

آگ سے آزاد شخص

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ایک مرتبہ میں اپنے حجرہ میں موجود تھی اور باہر کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اس دوران میرے والد بزرگوار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم اگر ایک آزاد شخص کو دیکھنا چاہتے ہو تو اسے دیکھ لو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کیا چنانچہ اس دن کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا لقب ''عتیق'' مشہور ہوا۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۱۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۵)

واقعہ نمبر ۲۸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب کی تعبیر

۸ھ میں غزوۂ حنین سے واپسی پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر اسلام کو حکم دیا کہ وہ طائف کا محاصرہ کرے۔ لشکر اسلام نے طائف کا محاصرہ کیا اور یہ محاصرہ کئی دن تک جاری رہا مگر لشکر اسلام کو کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اس دوران کئی مسلمان بھی شہید ہوئے۔ طائف کے محاصرے کے دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکھا اور اپنے اس خواب کا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک دودھ کا پیالہ میرے سامنے رکھا ہے اور میں نے اسے جیسے ہی نوش فرمانا چاہا ایک مرغ نے اس پیالے کو چونچ مار کر گرا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس خواب کا مطلب ہے کہ طائف کی فتح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم نے درست کہا اور میں نے بھی اس خواب کی یہی تعبیر لی ہے چنانچہ اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر اسلام کو طائف سے کوچ کرنے کا حکم دیا۔

(سیرتِ ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۴، مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۳۷۵ تا ۳۷۸)

واقعہ نمبر ۲۹

ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے

رجب المرجب ۹ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ کی سربراہی میں تیس ہزار مجاہدین کا ایک لشکر مدینہ منورہ سے شام اور مصر کے عیسائی رومیوں سے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے غزوۂ تبوک کا فیصلہ نامساعد حالات کے باوجود اللہ عزوجل کے بھروسہ پر کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس غزوہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جنگ کے لئے نوسو اونٹ، سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار فراہم کئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم جنگ کے لئے فراہم کئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال جنگ کے لئے فراہم کیا جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال جنگ کے لئے فراہم کر دیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۰۶ تا ۴۱۱، ابوداؤد جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۲۴۳)

واقعہ نمبر ۳۰

امیر حج مقرر کیا جانا

۹ھ میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر حضور نبی کریم ﷺ نے تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تیار کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کرتے ہوئے حج بیت اللہ کے لئے روانہ کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی منیٰ میں حج کے عظیم الشان اجتماع پر یہ اعلان کر دیں کہ آئندہ سال سے کوئی بھی مشرک طوافِ کعبہ نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی مشرک کے لئے حج ہو گا۔

امیر الحج کا یہ پہلا عہدہ تھا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذمہ ہوا۔ قرآن مجید میں اس حج کو حج اکبر کا نام دیا گیا کیونکہ یہ پہلا حج تھا جو باقاعدہ اسلامی طریقہ کے مطابق اور سنت ابراہیمی کے مطابق ادا کیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا مقصد یہ تھا خانہ کعبہ میں حج کے موقع پر جہالت کے خاتمے اور دین اسلام کی روشن تعلیمات کا آغاز کیا جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امیر الحج کے فرائض نہایت احسن طریقے سے نبھائے اور اپنے ساتھیوں کے کھانے پینے اور سونے کا انتظام کرتے رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو اس انداز میں منظّم کیا کہ دشمنانِ اسلام یہی سمجھتے رہے کہ مسلمان تعداد میں کہیں زیادہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنایا اور آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جن کی

سربراہی میں مسلمانوں نے پہلی مرتبہ اجتماعی حج کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نقیب اسلام اور حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو معلم بنایا گیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بیس اونٹ قربانی کے لئے بھی دیئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مقامِ عرج پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں نمازِ فجر کے لئے پکارا۔ اس دوران ہم نے ایک اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصویٰ کی آواز ہے ہوسکتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے ہوں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا فرمائیں گے۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اونٹنی نزدیک آئی تو اس پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔

''اے علی (رضی اللہ عنہ)! قاصد بن کر آئے ہو یا قائد بن کر؟''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''میں قاصد بن کر آیا ہوں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ توبہ کی تعلیم دے کر بھیجا ہے تاکہ میں حج کے موقع پر لوگوں کو سناؤں۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مکہ مکرمہ پہنچے اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں مناسک حج کی تعلیم دی اور

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سورۂ توبہ کی تلاوت فرمائی اور اعلان کیا کہ اب کوئی بھی مشرک خانہ کعبہ میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی برہنہ شخص کعبہ کا طواف کرے گا۔ پھر عرفہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج کا خطبہ دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پھر سورۂ توبہ کی تلاوت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حجاج کرام کو قربانی کا حکم دیا اور پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سورۂ توبہ تلاوت کی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں سعی کا طریقہ بتایا اور ہمیں سعی کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پھر سورۂ توبہ کی تلاوت کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۳۴۴ تا ۳۴۹، مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۴۳ تا ۴۴۴، البدایہ والنہایہ جلد پنجم صفحہ ۶۴ تا ۶۷، تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۳۵۳ تا ۳۵۴)

واقعہ نمبر ۳۱

اس محرم کو دیکھو کیا کر رہا ہے؟

رمضان المبارک ۸ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ ایک عظیم الشان لشکر کے ہمراہ مکہ مکرمہ داخل ہوئے اور اللہ عزوجل نے دین اسلام کو غلبہ عطا فرمایا۔ اس بابرکت شہر سے آپ ﷺ کو آٹھ برس قبل نہایت نامساعد حالات کی وجہ سے ہجرت فرمانا پڑی تھی اور مشرکین مکہ نے اس شہر میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا رہنا مشکل بنا دیا تھا۔ آپ ﷺ اپنے رفیق خاص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اللہ عزوجل کے بھروسہ پر اس شہر سے نکلے تھے اور مدینہ منورہ میں جا کر قیام پذیر ہوئے تھے جیسا کہ گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا۔ مشرکین مکہ نے دو سال تک حدیبیہ کے معاہدہ کی پاسداری کی مگر بعد میں مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنی خزاعہ کے خلاف بنی بکر کی مدد کرتے ہوئے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی جس کی وجہ سے بنی خزاعہ کو بے پناہ نقصان اٹھانا پڑا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ کے رؤساء کے پاس ایک قاصد بھیجا جس نے ان کے سامنے تین شرائط پیش کیں۔

۱۔ بنی خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیا جائے۔

۲۔ قریش بنی بکر کی حمایت سے دستبردار ہو جائے۔

۳۔ اگر پہلی دونوں شرائط منظور نہیں تو اعلان کر دیں کہ معاہدہ حدیبیہ ختم ہو گیا۔

قریش کے رؤساء نے زعم میں آ کر یہ اعلان کر دیا کہ ہم معاہدہ حدیبیہ کو توڑتے ہیں۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے بہت کوشش کی کہ دیگر سرداران قریش اس قسم کی

باتوں سے باز رہیں لیکن وہ اسی زعم میں تھے کہ ان کی طاقت زیادہ ہے۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) خود مدینہ منورہ پہنچا اور اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے حضور نبی کریم ﷺ کے بستر پر بیٹھنا چاہا تو ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کا بستر ہے۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کچھ دیر وہاں رکنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی بات کا کوئی جواب نہ دیا جس پر ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن انہوں نے بھی ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ)، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن انہوں نے بھی ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی بات کا کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب ابوسفیان (رضی اللہ عنہ)، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کا واسطہ دیا تو انہوں نے بھی اس معاملے میں دخل اندازی سے انکار کر دیا۔

جب ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) ناکام ہو کر واپس لوٹ گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا اور اس مقصد کے لئے اپنے تمام حلیف قبائل کو بھی حکم نامے بھیج دیئے۔ کسی بھی صحابی نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ بات پوچھنے کی جرأت نہ کی کہ وہ کس سے جنگ کی تیاری کا حکم دے رہے ہیں یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی کسی صحابی حتیٰ کہ اپنے رازدان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ وہ کس سے جنگ کرنا چاہتے ہیں؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہتھیار نکال رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار کر دیا۔

جنگ کی تمام تیاریاں خاموشی کے ساتھ ہوتی رہیں۔ ۱۰ رمضان المبارک ۸ ہجری کو حضور نبی کریم ﷺ اپنے دس ہزار جانثاروں کے ہمراہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ جب لشکر مقام جحفہ پہنچا تو حضور نبی کریم ﷺ نے لشکر کو خیمہ زن ہونے کا حکم دیا۔ مقام جحفہ پر حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ جو کہ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے اپنے اہل وعیال کے ہمراہ حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ کے لشکر میں شامل ہوئے۔ قریش کے رؤساء کو جب حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے تحقیق کے لئے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو بھیجا اور جب ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے لشکر کا جائزہ لیا تو وہ اتنا عظیم والشان لشکر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے واپس جا کر قریش کے رؤساء کو کہا کہ ابھی بھی وقت ہے کہ وہ جا کر حضور نبی کریم ﷺ سے معافی مانگ لیں تا کہ صلح ہو جائے اور خطرہ ٹل جائے۔

قریش کے رؤساء نے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ)، حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ پھر لشکر اسلام فاتحانہ انداز میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اعلان فرمایا جو شخص حرم کعبہ میں پناہ لے گا اس کے لئے امان ہے، جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا اس کے لئے بھی امان ہے اور جو شخص ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے گھر داخل ہو جائے گا اس کے لئے بھی امان ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار تھے۔ قصویٰ وہی اونٹنی تھی جو ہجرت کے وقت حضور نبی

کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خرید فرمائی تھی اور اسی اونٹنی پر بیٹھ کر آپ ﷺ نے غزوات میں شرکت فرمائی اور آج دین اسلام کی سب سے بڑی فتح، فتح مکہ کے وقت بھی آپ ﷺ اسی اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ ﷺ کے دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور پیچھے دس ہزار مجاہدین کا ایک لشکر عظیم تھا۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۳۳۷ تا ۳۴۴، البدایہ والنہایہ جلد چہارم صفحہ ۲۲۵ تا ۲۳۳، سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۲۶۲ تا ۲۷۰، تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۲۹۶ تا ۳۰۴)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے نکلیں اور جب ہم مقامِ عرج پر پہنچے تو آپ ﷺ نے وہاں قیام کا حکم دیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گئیں جبکہ میں اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئی۔ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کھانے پینے کا سامان ایک ہی اونٹ پر تھا اور وہ اونٹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھا۔ مقامِ عرج پر پہنچنے کے بعد ہم اس غلام کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ غلام آیا تو اس کے ساتھ اونٹ نہ تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سے اونٹ کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ ایک ہی اونٹ تھا تو نے اسے گم کر دیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو مارنا شروع کر دیا اور حضور نبی کریم ﷺ اس دوران تبسم فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے اس محرم کو دیکھو کیا کر رہا ہے؟ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۵۴)

واقعہ نمبر ۳۴

اسلامی اخوت قائم ہے

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کا ایک بندہ ایسا ہے جسے اللہ عزوجل نے اختیار دیا چاہے دنیاوی دولت حاصل کرے چاہے اللہ عزوجل کے پاس رہنا پسند کرے اور پھر اس نے اللہ عزوجل کے پاس رہنا پسند کیا۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو رو پڑے اور جان گئے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کا وقت نزدیک آن پہنچا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے عرض کیا ہمارے ماں باپ حضور نبی کریم ﷺ پر قربان ہوں اس بندے سے مراد خود حضور نبی کریم ﷺ ہیں۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے احسان کئے اور وہ احسان مال کا بھی تھا اور صحبت کا بھی تھا اور اگر میں اللہ عزوجل کے سوا کسی کو اپنا دوست بناتا تو یقیناً ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا اور اب خلت نہیں مگر اسلامی اخوت قائم ہے اور مسجد میں تمام دروازے بند کر دو ماسوائے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے۔

(صحیح مسلم جلد ششم کتاب فضائل صفحہ ۸۲، صحیح بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۵۴)

واقعہ نمبر ۳۳

امامت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی کریں گے

۲۸ صفر المظفر ۱۱ھ کو حضور نبی کریم ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے اور جنت البقیع سے واپسی پر آپ ﷺ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ آپ ﷺ نے تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے اجازت لے کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک میں قیام کیا۔ طبیعت کی خرابی کے باوجود آپ ﷺ باقاعدگی سے نماز پڑھاتے رہے۔ جب طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نماز کی امامت کے لئے کہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان پر بہت جلد رقت طاری ہو جاتی ہے وہ جب قرأت کریں گے تو لوگ ان کی آواز سن نہ سکیں گے آپ ﷺ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیں وہ امامت کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں! امامت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی کریں گے۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۹۰، تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۴۰۲)

واقعہ نمبر ۳٤

کوئی کہنے والا یہ نہ کہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض کے دوران فرمایا تم بلاؤ اپنے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ایک فرمان تحریر کروں کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے یعنی خلافت کا خواہش مند اور کوئی نہ ہو اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حق رکھتا ہوں اور اللہ عزوجل کا انکار کرتا ہوں اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی اور کی خلافت کے۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل صفحہ نمبر ۸۴، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۲۲)

واقعہ نمبر ۳۵

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال ہوا ان دنوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں امامت فرماتے تھے حتیٰ کہ پیر کے روز جب تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے لئے بیٹھے ہوئے تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک اپنے حجرۂ اقدس کا پردہ ہٹا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب دیکھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس قرآن مجید کے اوراق کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور پھر ہنس پڑے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہماری جانب دیکھنا ہمارے لئے بڑی خوشی و مسرت کا باعث تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قلب میں خیال وارد ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور وہ (امامت سے) پیچھے ہٹنے لگے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی نماز پوری کرنے کا حکم دیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور حجرہ مبارک کا پردہ نیچے گرا دیا گیا پھر اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

(صحیح بخاری جلد دوم باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۵۶۴، مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۹۷)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھ پر اللہ عزوجل کے بے شمار احسانات ہیں۔ ان میں بڑا احسان یہ ہے کہ حضور نبی کریم

ﷺ نے میرے حجرے میں اور میری باری کے دن میرے سینے اور گردن کے درمیان وصال فرمایا۔ اللہ عزوجل نے میرے لعابِ دہن اور حضور کے لعابِ دہن کو آپس میں ملا دیا۔ وہ اس طرح کہ اس دن میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میرے گھر آئے، ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، میں حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ میں نے دیکھا حضور نبی کریم ﷺ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی طرف غور سے دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ حضور نبی کریم ﷺ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اگر حکم ہو تو میں حضور نبی کریم ﷺ کے لئے عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) سے مسواک لے لوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے سر مبارک سے اشارہ فرمایا چنانچہ میں نے اپنے بھائی سے مسواک لی۔ میں نے دیکھا وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کیا ارشاد ہو تو میں اس کو حضور نبی کریم ﷺ کے لئے نرم کر دوں؟ چنانچہ میں نے اس کو اپنے دانتوں میں چبا کر نرم کیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے وہ مسواک لے لی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے پانی کا برتن پڑا تھا حضور نبی کریم ﷺ اس پانی میں ہاتھ مبارک ڈالتے تھے اور اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے اور فرماتے۔

لا الٰہ الا اللہ

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے دست مبارک کھڑا کیا اور یہ فرمانے لگے۔

فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ کی روح مبارک جسم سے باہر نکل گئی اور آپ ﷺ کا ہاتھ گر گیا۔ (صحیح بخاری جلد دوم باب مرض النبی ﷺ حدیث ۱۵۶۵)

واقدی کا قول ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ۱۲ ربیع الاوّل دوشنبہ کے دن

وصال فرمایا اور دوسرے دن یعنی سہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت زوال کے بعد آپ ﷺ کی تدفین عمل میں آئی۔ (تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۴۰۴)

جس وقت حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے گھر سخ بنی خارث بن خزرج میں موجود تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو لوگ اکٹھے ہو گئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے آپ ﷺ کی موت کو جھٹلا دیا، بعض گونگے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا۔ بعض لوگوں کی حالت خلط ملط ہو گئی اور بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے نڈھال ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے نڈھال ہو کر بیٹھنے والوں میں تھے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور اعلان کر دیا کہ اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد آپ ﷺ واپس آ جائیں گے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی اطلاع ملی تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ بنی حارث بن خزرج کے ہاں تھے فوراً آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ کی طرف دیکھا، پھر جھک کر بوسہ دیا اور فرمایا۔

''یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اللہ عزوجل آپ ﷺ کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اللہ کی قسم! حضور نبی کریم ﷺ وصال فرما گئے۔''

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا۔

''اے لوگو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد ﷺ وصال فرما گئے ہیں اور جو محمد ﷺ کے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے کہ وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝

''اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو شخص الٹا پھر جائے گا تو اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور اللہ جلد ہی اجر دے گا شکر گزاروں کو۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

''جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''میں نے جب یہ آیت مبارکہ سنی تو مجھے یقین ہو گیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔''

(صحیح بخاری جلد دوم باب وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۵۶۸، تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۴۰۴ تا ۴۰۵، البدایہ والنہایہ جلد پنجم صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۲، مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۳، سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۴۳۰ تا ۴۳۱)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز و تکفین کا معاملہ پیش آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس شش و پنج میں مبتلا ہوئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین کہاں کی جائے؟ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے نبی جس جگہ وصال فرماتا ہے اسی جگہ اس کی تدفین عمل میں آتی ہے۔''

چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں مدفون کیا گیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۴۳۹)

واقعہ نمبر ۳۶

تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جانا

حضرت محمد بن جبیر مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھر آنے کا کہا۔ اس عورت نے عرض کیا کہ اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملیں تو پھر کس کے پاس جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۵۸، تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۰)

واقعہ نمبر ۳۷

آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ میں نے پوچھا مردوں میں کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ سے اور یوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نام لئے۔

(صحیح مسلم جلد ششم کتاب فضائل صفحہ ۸۳، صحیح بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۶۱)

واقعہ نمبر ۳۸

جنت کی بشارت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور میں اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا اس دوران کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

"اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ خلافت اس کے لئے ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے۔ میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

"اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد خلافت اس کے لئے ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد

دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد وہ خلیفہ ہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۴۴)

واقعہ نمبر ۳۹

بخشش وعطا کا معاملہ

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو کھجوروں کے لدے ہوئے چند اونٹ دیئے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد ایسی بخشش وعطا کا معاملہ کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اس شخص نے اس کا ذکر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم یہ پوچھو کہ ان کے بعد بخشش وعطا کا معاملہ کون کرے گا؟ اس شخص نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ اس نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا تم پوچھو کہ ان کے بعد بخشش وعطا کا معاملہ کس کے سپرد ہوگا؟ اس شخص نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سپرد۔ اس شخص نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ کا جواب بتایا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۴۳)

واقعہ نمبر ۴۰

پھر تجھے بھی موت آن لے گی

ایک اعرابی مدینہ منورہ میں چند تلواریں لے کر آیا اور اس نے وہ تلواریں حضور نبی کریم ﷺ کو فروخت کیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے رقم کی ادائیگی کے لئے چند دنوں کی مہلت لے لی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اس اعرابی سے ملاقات ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس اعرابی سے پوچھا کہ تم نے اپنی تلواروں کا کیا کیا؟ اس اعرابی نے کہا میں نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس فروخت کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اگر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کوئی معاملہ پیش آ گیا تو تمہاری رقم کون ادا کرے گا؟ اس اعرابی نے کہا اس کا مجھے علم نہیں میں حضور نبی کریم ﷺ سے اس معاملے میں دریافت کرتا ہوں۔ پھر اس اعرابی نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے وعدہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پورا کریں گے۔ اس اعرابی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایسے ہی عرض کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس اعرابی سے پوچھا اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ معاملہ پیش آیا تو پھر کون ذمہ دار ہو گا؟ اس اعرابی نے عرض کیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس معاملہ میں سوال نہیں کیا میں حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کرتا ہوں۔ پھر اس اعرابی نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جب دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ میرے قائم مقام ہوں گے اور وہ میرا وعدہ پورا کریں گے۔ اس اعرابی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہو کر ایسے ہی عرض کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے پوچھا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد کون ذمہ دار ہو گا؟ اس اعرابی نے عرض کیا میں نے ایسا نہیں پوچھا اور میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا ہوں۔ پھر وہ اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد کون ذمہ دار ہو گا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جب ان دونوں کے ساتھ ایسا معاملہ ہو گا تو پھر تجھے بھی موت آن لے گی۔"

(شواہد النبوۃ صفحہ ۲۴۴)

واقعہ نمبر ۴۱

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) میرے قائم مقام ہوں گے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ غزوۂ حنین کے موقع پر جب حق و باطل میں گھمسان کی لڑائی جاری تھی اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بتایئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسے خلیفہ منتخب کریں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے قائم مقام ہوں گے ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے اور ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ ہوں گے اور پھر علی رضی اللہ عنہ ہوں گے اور علی رضی اللہ عنہ حشر میں میرے مصاحب ہوں گے۔

(شواہد النبوۃ صفحہ ۲۴۵)

واقعہ نمبر ۴۲

منصب خلافت پر فائز ہونا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس وقت خلافت کا منصب سنبھالا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر قریباً اکسٹھ برس تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جانشینی کا مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار جمع ہو گئے اور انہوں نے جانشینی کا دعویٰ کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم کو ہمراہ لیا اور وہاں پہنچے۔ گفتگو کے دوران انصار نے مطالبہ کیا کہ ایک امیر ہمارا ہوگا اور ایک تمہارا ہو گا۔ اس بات کو قبول کرنا اسلامی نظام کو خود اپنے ہاتھوں ختم کرنے کے مترادف تھا۔ یہ ممکن ہو سکتا تھا کہ مسند خلافت پر انصار کو فائز کر دیا جاتا لیکن اس میں یہ امر بھی قابل ذکر تھا کہ قریش اور عرب کے دیگر قبائل کبھی بھی اس بات پر متفق نہ ہوتے اور وہ انصار کی خلافت کو قبول نہ کرتے۔ انصار میں بھی دو گروہ موجود تھے اوس اور خزرج اور ان میں بھی خلافت پر اتفاق نہ تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے فرمایا یہ جائز نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ایک وقت میں دو امیر ہوں اس طرح امور میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور امت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس سے فتنہ وفساد شروع ہو جائے گا اور سنتیں ترک ہو جائیں گی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تجویز دی کہ امراء ہماری جماعت میں سے ہوں گے اور وزراء تمہاری جماعت میں سے ہوں گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے

ذیل کا خطبہ دیا۔

"ہمیں تمہارے فضائل و مناقب سے ہرگز انکار نہیں ہے لیکن قریش اور عرب کے دیگر قبائل کبھی تمہاری خلافت کو تسلیم نہیں کریں گے پھر مہاجرین اسلام میں سبقت لے جانے والے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاندانی تعلق رکھنے کی وجہ سے اس کے زیادہ مستحق ہیں یہاں عمر (رضی اللہ عنہ) اور ابوعبیدہ (رضی اللہ عنہ) موجود ہیں تم ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کرلو۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی نہیں ہے اور آپ رضی اللہ عنہ ہمارے سردار اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح جانشین ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ آپ رضی اللہ عنہ کو عزیز رکھا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کو دوسروں پر ترجیح دی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے ساتھ ہی تمام مخلوق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کے لئے ٹوٹ پڑی۔ پھر دوسرے دن مسجد نبوی میں عام بیعت ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔

حضرت سالم بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انصار کے کسی شخص نے کہا ایک خلیفہ ہم میں سے ہو اور ایک آپ میں سے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۲۳ تا ۲۴، تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۸ تا ۱۰۱، تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل ۴۰۵ تا ۴۱۰، مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۰۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب سقیفہ بنو

ساعدہ میں لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت ہو چکے تو اگلے روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد وثنا کے بعد ذیل کا خطبہ دیا۔

''اے لوگو! میں تم پر حاکم بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تمہاری جماعت میں سب سے بہتر نہیں اگر میں کوئی اچھا کام کروں تو تم میری پیروی کرنا اور اگر سستی دکھاؤں تو تم مجھے سیدھا کرنا۔ سچ ایک امانت ہے اور جھوٹ اس میں خیانت ہے۔ تمہارا ضعیف بھی میرے نزدیک قوی ہے یہاں تک کہ میں اسے اس کا حق نہ دلوا دوں۔ تمہارا قوی میرے نزدیک ضعیف ہے جب تک کے میں اس سے حق نہ لے لوں۔ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیتی ہے اللہ عزوجل اسے ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ جس قوم میں بدکاری فروغ پاتی ہے اللہ عزوجل اس قوم کو غرق کر دیتا ہے۔ اگر میں اللہ عزوجل اور اس کے محبوب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کروں تو تم میری اطاعت کرنا اور اگر میں ان کی نافرمانی کروں تو پھر تم پر میری اطاعت واجب نہیں رہے گی۔''

(سیرت ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۴۳۶، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۲۴، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۲)

واقعہ نمبر ۴۳

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا بیعت ہونا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بیعت کے متعلق معمر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے زہری سے پوچھا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی اس کی کیا وجہ ہے؟ زہری نے کہا جب تک بنی ہاشم نے بیعت نہ کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بیعت نہیں کی اور پھر جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیعت کے لئے مائل ہوئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہلا بھیجا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے تنہا ملنا چاہتا ہوں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چونکہ سخت طبیعت تھے اس لئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے گوارا نہ کیا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئیں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو اس وقت بنو ہاشم بھی موجود تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بھی ذکر کیا جو کلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا بھی برملا اقرار کیا کہ شروع میں ہم سمجھتے تھے کہ خلافت بنو ہاشم کا حق ہے کیونکہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار ہونے کی وجہ سے اسے اپنا حق سمجھتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم! میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزیز و

اقارب کو اپنے عزیز و اقارب سے بہتر جانتا ہوں۔ اس کلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان غلط فہمی دور ہوگئی اور دونوں کے دل ایک دوسرے کے معاملے میں صاف ہو گئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب سے بیعت کی تاخیر کو کئی لوگوں نے غلط رنگ دینے کی کوشش کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی ان کی جانب سے غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بردباری اور تدبر کے ساتھ اس تمام معاملے کو خوش اسلوبی سے طے کیا۔ (تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۱)

واقعہ نمبر ٤٤

انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت صدقہ ہے

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں تاخیر کی ایک وجہ باغِ فدک اور مسئلہ وراثت کو قرار دیا ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنی وراثت کا مطالبہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مال میں وراثت نہیں ہوتی وہ جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے البتہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے نفقہ لے سکتے ہیں۔ اللہ عزوجل کی قسم! بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار مجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ عزیز ہیں۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور ان کے رشتہ داروں سے ایسے ہی پیش آؤں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود پیش آیا کرتے تھے۔ پھر جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے تنہا ملنا چاہتا ہوں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چونکہ سخت طبیعت تھے اس لئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے گوارا نہ کیا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ اکیلے نہ جائیں مجھے نقصان کا اندیشہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم!

میں اکیلا جاؤں گا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو اس وقت بنو ہاشم بھی موجود تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بھی ذکر کیا جو کلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا بھی برملا اقرار کیا شروع میں ہم سمجھتے تھے کہ خلافت بنو ہاشم کا حق ہے کیونکہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہونے کی وجہ سے اسے اپنا حق سمجھتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم! میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و اقارب کو اپنے عزیز و اقارب سے بہتر جانتا ہوں۔ اس کلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان غلط فہمی دور ہوگئی اور دونوں کے دل ایک دوسرے کے معاملے میں صاف ہو گئے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر صفحہ ۲۴ تا ۲۵)

واقعہ نمبر ۴۵

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس منصب کا اہل پایا ہے

روایات میں آتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا کہ تم لوگوں پر اس خلافت کے بارے میں قریش کا ایک چھوٹا گھر غلبہ پا گیا اللہ کی قسم! میں سواروں اور پیادوں کا ایک لشکر جمع کر سکتا ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا کہ تم پہلے بھی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن رہے لیکن تمہاری یہ دشمنی ہمیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکی بیشک ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس منصب کا اہل پایا ہے۔

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۴۱۱)

واقعہ نمبر ۴۶

وظیفہ مقرر کیا جانا

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد اپنی رہائش گاہ مدینہ منورہ منتقل کر لی اور رہائش کے لئے ایک جھونپڑا بنا لیا اس سے قبل آپ ؓ کی رہائش گاہ بنو حارث بن خزرج کے محلہ میں تھی اور خلیفہ بننے کے چھ ماہ تک آپ ؓ وہیں پر قیام پذیر رہے اور روزانہ پیدل مدینہ منورہ آتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ مدینہ منورہ میں بھی کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی یہی پیشہ آپ ؓ کی کمائی کا ذریعہ تھا۔

ایک روز حضرت ابوبکر صدیق ؓ کپڑا کندھے پر اٹھائے مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہے تھے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے دریافت کیا۔

''اے خلیفہ رسول ﷺ! آپ ؓ کہاں جا رہے ہیں؟''

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا۔

''میں بازار تجارت کے لئے جا رہا ہوں تاکہ اپنے اہل وعیال کے کھانے کا بندوبست کرسکوں۔''

حضرت عمر فاروق ؓ نے عرض کیا۔

''آپ ؓ مسلمانوں کے معاملات کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں اس لئے آپ ؓ اپنے لئے کچھ وظیفہ بیت المال سے

مقرر فرمالیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھ کر لوگوں کے معاملات کو دیکھ سکیں۔''

راوی کہتے ہیں اس واقعہ کے بعد حضرت عمر فاروق، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین کے مشورہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تین سو درہم ماہوار مقرر کر دیا گیا۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۲۵)

واقعہ نمبر ٤٧

منصب خلافت خدمت خلق سے نہیں روک سکتا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت منکسر مزاج تھے اور کسی کی خدمت کرنا عار نہ سمجھتے تھے۔ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد بھی اکثر ان کی بھیڑ بکریاں خود ہی چراتے تھے اور اہل محلّہ و علاقہ کی بکریوں کا بھی دودھ دوہتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہوئے تو اہل محلّہ میں سے ایک نے کہا کہ اب ہماری بکریاں کو دودھ کون دوہے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو فرمایا۔

"اللہ کی قسم! میں بکریوں کا دودھ اب بھی دوہوں گا اور منصب خلافت خدمت خلق سے نہیں روک سکتا۔"

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ٢٦)

واقعہ نمبر ۴۸

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا راضی ہونا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جب مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اندر جا کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا۔

”مسلمانوں کے خلیفہ تمہاری عیادت کے لئے آئے ہیں اگر اجازت دو تو میں انہیں اندر بلا لوں۔“

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کا حال دریافت کیا اور فرمایا۔

”اللہ کی قسم! میں نے اپنے گھر، اپنے مال اور اپنے خاندان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔“

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراض تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سننے کے بعد اپنی ناراضگی ختم کر دی۔

(البدایہ والنہایہ جلد پنجم صفحہ ۲۸۹)

واقعہ نمبر ۴۹

جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو جو سب سے پہلا امر درپیش تھا وہ جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سربراہی میں ایک لشکر شام کی جانب روانگی کے لئے تیار کیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا اور جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی مؤخر ہو گئی۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کو روانگی کا حکم دیا۔ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ اس وقت ملکی حالات بہتر نہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد کئی فتنے سر اٹھا رہے ہیں چنانچہ جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی کو مؤخر کر دی جائے اور جب ملک میں امن و امان کی صورتحال بہتر ہو جائے تو پھر جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ بات سنی تو فرمایا۔

"اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرے پاس ایک شخص بھی نہ رہے اور مجھے یہ خطرہ لاحق ہو کہ مجھے درندے اٹھا کر لے جائیں گے میں تب بھی اس لشکر کو اسامہ رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ضرور بھیجوں گا اور اس کا حکم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا تھا اور اگر میرے سوا کوئی اور ان بستیوں

میں نہ رہے گا تو میں تنہا ہی حضور نبی کریم ﷺ کے حکم کی تعمیل
کروں گا۔"

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۳۷، البدایہ والنہایہ جلد ششم صفحہ ۴۰۵ تا ۴۰۶)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مرضِ وصال میں فرمایا کہ جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کرو۔ پھر جب یہ لشکر مقامِ جرف پر پہنچا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے ایک قاصد کو بھیجا جس نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیغام دیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے اور مرض نے شدت اختیار کر لی ہے چنانچہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما واپس لوٹ آئے اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے عرض کیا مجھے خوف ہے کہ کہیں عرب مرتد نہ ہو جائیں اور جس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں روانہ کیا اس وقت حالات کچھ اور تھے اب ہماری یہاں موجودگی لازم ہے اور اس لشکر میں کئی قوی اور جری مجاہد ہیں اور اگر عرب ثابت قدم رہے تو پھر میں لشکر کو لے کر روانہ ہو جاؤں گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی بات سنی تو منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔

"اللہ عزوجل کی قسم! اگر مجھے کوئی جانور اچک لے تو یہ بات
مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے حکم کی تعمیل
کروں۔"

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کو رخصت کیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۰۸ تا ۱۰۹)

واقعہ نمبر ۵۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی نفی منظور نہیں

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل اہل مدینہ اور احوالِ مدینہ سے ایک مہم جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے اور اس لشکر کے سالار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما تھے۔ ابھی یہ لشکر روانہ نہ ہوا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مقامِ جرف میں لشکر کے ساتھ قیام کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا۔

''وہ خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے میری واپسی کی اجازت طلب کریں کہ اس لشکر میں اکابر اور بہادر مسلمان مجاہد موجود ہیں اور مجھے خلیفۃ المسلمین رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمانوں کی جانوں اور مال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ لاحق ہے کہیں مشرک انہیں کچھ نقصان نہ پہنچائیں۔''

انصار نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا۔

''اگر خلیفۃ المسلمین رضی اللہ عنہ لشکر کی واپسی پر رضامند نہ ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ ان سے کہیے گا کہ ہمارا امیر ایسے شخص کو مقرر کریں جو عمر میں اسامہ رضی اللہ عنہ سے بڑا ہو۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی بات بیان کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اگر کتے اور بھیڑیئے مجھے کھا بھی لیں تو میں حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کی نفی نہیں کروں گا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انصار کی درخواست پہنچائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑی اور فرمایا۔

"اے ابن خطاب! تم مجھ سے کہتے ہو کہ جس شخص کو حضور نبی کریم ﷺ نے کسی عہدے کا اہل جانا میں اسے اس عہدے سے معزول کر دوں۔"

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۳۸)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کے بعد مقامِ جرف پہنچے اور جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور خود پیادہ ان کی متابعت کی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اس وقت اونٹ پر سوار تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی لگام پکڑے اسے لا رہے تھے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے عرض کیا اے خلیفۃ المسلمین رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہو جائیں وگرنہ میں بھی سواری سے اتر جاؤں گا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں اور تم سواری سے اتر نہیں سکتے اور میں اس لئے پیدل چل رہا ہوں تاکہ راہِ خدا میں اپنے قدم خاک آلود کروں اور مجاہد کے ہر قدم کے عوض سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سات سو درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور سات سو خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔"

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے فرمایا۔

"یہ بہتر ہوتا کہ تم عمر (رضی اللہ عنہ) کو میرے پاس چھوڑ جاتے۔"

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ جیسے آپ رضی اللہ عنہ مناسب سمجھیں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام لشکر کو رکنے کا حکم دیا اور پھر ان سے ذیل کا خطاب کیا۔

''میں تمہیں دس باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اور تم انہیں میری جانب سے اچھی طرح یاد کر لو۔ اوّل تم خیانت نہ کرنا اور نہ ہی بے ایمانی کرنا۔ دوم کسی کو دھوکہ نہ دینا۔ سوم کسی کے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء نہ کاٹنا۔ چہارم کسی کم سن لڑکے اور کسی بوڑھے اور کسی عورت کو قتل نہ کرنا۔ پنجم کسی کھجور کے درخت کو نہ کاٹنا اور نہ ہی اسے جلانا۔ ششم کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا۔ ہفتم بکری، گائے یا اونٹ کو ماسوائے غذائی ضرورت پورا کرنے کے ذبح نہ کرنا۔ ہشتم تمہیں ایسے لوگ ملیں گے جو عبادت گاہوں میں گوشہ نشین ہوں گے تم انہیں چھوڑ دینا۔ نہم تمہارے پاس مختلف انواع کے کھانے برتنوں میں رکھ کر لائیں گے تم انہیں کھانا مگر ان پر اللہ کا نام ضرور لے لینا۔ دہم تمہیں ایک ایسی قوم ملے گی جن کے سروں کے بال درمیان سے منڈے ہوں گے اور ان کے پٹھے چھوٹے ہوں گے تم انہیں تلوار سے ہلکی ضرب لگانا اور اللہ عزوجل کا نام لے کر روانہ ہو اللہ عزوجل تمہیں نیزوں اور طاعون سے محفوظ رکھے گا۔''

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۳۸ تا ۳۹)

جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی نے مشرکین و منافقین کے ان خیالات کو رد کر دیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دین اسلام کی قوت ماند پڑ گئی اور

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس اقدام نے مشرکین و منافقین پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ ایک مرتبہ پھر قائم کر دیا اور جیش اسامہ رضی اللہ عنہ بنیاد بنی مسلمانوں کی ان فتوحات کی جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد شروع ہوئیں اور دین اسلام جزیرہ نما عرب کی سرحدوں سے باہر نکلا اور فتوحات کا دائرہ افریقہ، یورپ اور وسطی ایشیاء تک جا پہنچا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سربراہی میں لشکر شام روانہ ہوا اور چالیس دن بعد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بحیثیت فاتح کے مدینہ منورہ میں واپس لوٹے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر استقبال خود شہر سے باہر آ کر کیا۔

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۵۱)

واقعہ نمبر ۵۱

منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب منصب خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اس وقت ایک اہم اور نازک مسئلہ منکرین زکوٰۃ کا اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ مسلمانوں کا وہ گروہ تھا جو خود کو کہتا تو مسلمان تھا اور دین اسلام کی تمام تعلیمات پر عمل پیرا تھا مگر زکوٰۃ کا منکر تھا۔ زکوٰۃ چونکہ دین اسلام کے اہم ترین رکنوں میں سے ایک رکن ہے اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف ایک لشکر ترتیب دیا۔ بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کی رائے سے اختلاف کیا یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی کہا کہ ان کے خلاف ہمیں جنگ نہیں کرنی چاہئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ مشورہ سنا تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر ذیل کا خطبہ دیا۔

"اللہ کی قسم! جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک بکری کا بچہ بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا اور اب اس کے دینے سے انکاری ہے تو میں اس کا مقابلہ کروں گا۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ اصرار کہ منکرین زکوٰۃ کے خلاف جنگ کی جائے اس وجہ سے بھی تھا کہ اگر انہیں آج معاف کر دیا گیا تو کل کو یہ نماز اور روزے کے بھی منکر ہو جائیں گے اور یوں دین اسلام ایک تماشہ بن کر رہ جائے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی بالآخر آپ رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق کیا کہ منکرین

زکوٰۃ کی سرکوبی لازم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اس ایمان افروز تقریر اور نظریئے کی تائید ان اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کی جو اس سے قبل منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کے مخالف تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کے لئے لشکر روانہ کئے اور خود بھی بنی عبس اور بنی ذبیان میں مقابلہ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اس مہم کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو قبائل اور لوگ زکوٰۃ کے منکر تھے انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنا شروع کر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اس معاملہ فہمی، اسلامی و سیاسی بصیرت کے قائل کہتے ہیں کہ اگر ان منکرین زکوٰۃ کے خلاف لشکر ترتیب نہ دیا جاتا تو دین اسلام کی بنیادی ارکان آہستہ آہستہ ختم ہو جاتے۔

(البدایہ والنہایہ جلد ششم صفحہ ۳۱۴، تاریخ طبری جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۵۳)

واقعہ نمبر ۵۴

زکوٰۃ مال کا حق ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کئی لوگ کافر ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان سے کیسے لڑا جائے گا اور حضور نبی کریم ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ مجھے لوگوں سے اسی وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں اور جب وہ ایسا کہیں تو انہوں نے اپنا مال اور جان مجھ سے بچا لیا البتہ کسی حق کے بدلے یہ اور بات ہے اور اب ان کا حساب اللہ عزوجل پر رہے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا کہ اللہ عزوجل کی قسم! جو کوئی نماز اور زکوٰۃ میں فرق سمجھے گا تو میں اس سے ضرور لڑوں گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے جیسے نماز بدن کا حق ہے اور اللہ عزوجل کی قسم! یہ لوگ اگر بکری کا پٹھا جو حضور نبی کریم ﷺ کو دیتے تھے مجھے نہ دیں گے تو میں ان سے ضرور لڑوں گا۔

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الزکوٰۃ حدیث ۱۳۱۸، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۰۹)

واقعہ نمبر ۵۳

ہمیں اپنی جان کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا نہ کریں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، طلیحہ اسدی کی سرکوبی کے لئے ذوالقصہ کی جانب روانہ ہونے لگے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ رضی اللہ عنہ کہاں جاتے ہیں اور میں آپ رضی اللہ عنہ سے وہ بات کہتا ہوں جو احد کے دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اپنی جان کی وجہ سے یوں مصیبت میں مبتلا نہ کریں اور مدینہ منورہ واپس لوٹ جائیں اور اللہ عزوجل کی قسم! اگر آپ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہمیں کوئی مصیبت پہنچی تو اسلام کا یہ نظام قائم نہ رہ سکے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ششم صفحہ ۴۱۸ تا ۴۱۹، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۰)

واقعہ نمبر ٥٤

تدوین قرآن

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک بڑا کارنامہ قرآن مجید کو جمع کرنا ہے۔ یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ قرآن مجید کو مرتب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ہی کیا جا چکا تھا اور سورتوں و آیتوں کی باہمی ترتیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی تھی مگر قرآن مجید اس وقت چمڑے کے اوراق' شانہ چوڑی ہڈیوں اور کھجور کی پتیوں کے ساتھ ساتھ لوگوں کے سینوں میں محفوظ تھا جسے جمع کر کے ایک نسخہ ترتیب دیا گیا اور یہ نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحویل میں موجود تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد یہ نسخہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تحویل میں آ گیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس نسخہ کو ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کیا تا کہ وہ اصل نسخہ کو سنبھال لیں اور اگر کسی نے استفادہ کرنا ہو تو وہ اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ نسخہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے عاریتاً لیا اور اس کی نقول تیار کروائیں اور انہیں مختلف مقامات پر روانہ کیا۔ یہ نسخہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا جسے بعد میں مروان نے ضائع کر دیا۔

اس ضمن میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کو میرے پاس بھیجا۔ قاصد نے پیغام دیا کہ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی

تشریف فرما ہیں اور وہ کہتے ہیں جنگ کے دوران بے شمار حفاظ کرام شہید ہو گئے ہیں اور اگر اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے ان کی رائے ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کو جمع کریں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں وہ کام ہرگز نہ کروں گا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا۔ پھر اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کشادہ کیا اور ان کی رائے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی ہوگئی۔ اس لئے انہوں نے میرے (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے) ذمہ لگایا ہے کہ تم جوان ہو اور کاتب وحی بھی ہو اس لئے قرآن مجید کو جمع کرو۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو میں اسے قرآن مجید کو جمع کرنے سے زیادہ آسان سمجھتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ یہ کارِ خیر ہے اور تم اسے انجام دو گے۔ پھر اللہ عزوجل نے بھی میری رائے بھی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم جیسی کر دی اور میں نے کھجور کے پتوں، شانہ کی چوڑی ہڈیوں، چمڑے کے اوراق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں سے قرآن مجید کو اکٹھا کیا اور ایک صحیفہ کی صورت میں مرتب کیا۔ یہ صحیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد وہ نسخہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کی شہادت کے بعد یہ نسخہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور انہوں نے اس کی مختلف نقول کروا کر مختلف علاقوں میں روانہ کیں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت کو قرآن مجید جمع کرنے کا حکم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس لئے دیا کہ وہ کاتب وحی تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وحی انہوں نے تحریر فرمائی تھی اس کے علاوہ وہ حافظ بھی تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

قرآن مجید سنایا کرتے تھے تاکہ اگر وہ کوئی غلطی کریں تو حضور نبی کریم ﷺ ان کی اصلاح فرما دیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال سے کچھ روز قبل ہی حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت نے حضور نبی کریم ﷺ کو سارا قرآنِ پاک سنایا اور حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمائی۔

قرآن مجید کو جمع کرنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی وجہ سے رہتی دنیا تک ہر مسلمان کو قرآن مجید پڑھنے میں آسانی ہوگئی۔ قرآن مجید کو پہلی مرتبہ کتابی شکل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہی دی تھی۔

(صحیح بخاری جلد چہارم حدیث ۱۹۰۷، نسائی سنن الکبریٰ جلد پنجم حدیث ۷۹۹۵، مسند احمد جلد اوّل حدیث ۸۶، طبرانی معجم الکبیر جلد پنجم حدیث ۴۹۰۱، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے بارے میں سب سے زیادہ اجر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ملے گا کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے ہی سب سے پہلے قرآن مجید کو کتابی شکل میں جمع کیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۳)

واقعہ نمبر ۵۵

ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم تھے۔ احد پہاڑ کانپنے لگا۔ آپ ﷺ نے احد پہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا۔

''اے احد! ٹھہر جا تجھ پر اس وقت ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔''

(صحیح بخاری جلد دوم حدیث نمبر ۸۷۱ صفحہ نمبر ۴۳۴)

واقعہ نمبر ٥٦

میری امت میں سب سے پہلے تم جنت میں جاؤ گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جہاں سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کاش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میری امت میں سب سے پہلے تم جنت میں جاؤ گے۔

(سنن ابی داؤد جلد چہارم کتاب السنۃ باب فی الخلفاء حدیث ۴۲۵۲)

واقعہ نمبر ۵۷

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) میں یہ چاروں عادات موجود ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا کہ آج تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کس نے آج مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے آج مریض کی عیادت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پھر دریافت کیا کس شخص نے آج نمازِ جنازہ ادا کی؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے آج فلاں مومن کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا تم میں سے کون ہے جس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا۔ اس مرتبہ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے آج ایک مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس شخص میں یہ چاروں عادات موجود ہوں گی وہ جنت میں جائے گا اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) میں یہ چاروں عادات موجود ہیں۔

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۶۵، صحیح مسلم جلد ششم کتاب فضائل صفحہ ۸۵)

واقعہ نمبر ۵۸

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے میری تصدیق کی

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت پریشانی کے عالم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کیا بات ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور میں نے ان کو برا بھلا کہہ دیا۔ میں نے جب بعد میں ان سے معافی مانگی تاکہ وہ اپنی ناراضگی ختم کر دیں تو انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو بارگاہِ خداوندی میں ہاتھ بلند کئے اور دعا کی اے اللہ! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو معاف فرما دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ اس دوران حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے تمہاری جانب بھیجا اور تم لوگوں نے مجھے جب جھوٹا کہا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے میری تصدیق کی۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنی جان اور مال کے ذریعے میری خدمت کی کیا تم میرے لئے بھی میرے ساتھی کو معاف نہیں کرو گے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تو رو پڑے اور کہنے لگے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معاف کیا۔

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۶۰)

واقعہ نمبر ۵۹

عمر (رضی اللہ عنہ) کی تمام نیکیاں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی ایک نیکی ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا کسی شخص کی اتنی نیکیاں ہیں جتنے آسمان کے ستارے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں! عمر (رضی اللہ عنہ) کی نیکیاں اتنی ہیں۔ میں نے پوچھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ) کی تمام نیکیاں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح جلد سوم کتاب المناقب حدیث ۶۰۶۸)

واقعہ نمبر ۶۰

کنکریوں کا تسبیح پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے سات کنکریاں اٹھائیں وہ کنکریاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے دیں وہ کنکریاں تسبیح پڑھتی رہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیں تو وہ کنکریاں تسبیح پڑھتی رہیں جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پڑھی تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیں اور وہ کنکریاں تسبیح پڑھتی رہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں پڑھتی رہی تھیں۔ (اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۱۱)

واقعہ نمبر ٦١

جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اسے جنت کے باب سخاوت سے پکارا جائے گا۔ جو شخص نماز پڑھنے والا اور تہجد گزار ہوگا اسے جنت کے باب الصلوٰۃ سے پکارا جائے گا۔ جو شخص روزہ رکھنے والا ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا۔ جو شخص صدقہ کرنے والا ہوگا اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا۔ جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کرنے والا ہوگا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جسے ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اور مجھے یقین ہے کہ وہ شخص تم ہو گے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ٧٨)

واقعہ نمبر ٦٢

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ نورانی ہے

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ خفگی پیدا ہوگئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمجھ سے کام لیا چونکہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار تھے اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ نہ کہا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر تمام واقعہ بیان کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شکایت سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضرین میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا۔

"لوگو! تم میرے دوست کو میرے لئے چھوڑ دو، تمہاری حیثیت کیا ہے اور ان کی حیثیت کیا ہے تمہیں اس کا اندازہ نہیں۔ اللہ عزوجل کی قسم! تم سب لوگوں کے دروازوں پر اندھیرا ہے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ نورانی ہے۔ اللہ عزوجل کی قسم! تم نے مجھے جھٹلایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری تصدیق کی۔ اسلام کے لئے مال خرچ کرنے میں تم نے بخل سے کام لیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مال خرچ کیا۔ تم نے مجھے بدنام کیا مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری دلداری کی اور آرام پہنچایا۔"

(تاریخ الخلفاء صفحہ ٨٠)

واقعہ نمبر ٦٣

پلڑے میں وزن زیادہ تھا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن طلوعِ آفتاب کے بعد حضور نبی کریم ﷺ ہماری جانب تشریف لائے اور فرمایا میں نے فجر سے قبل خواب دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو عطا کئے گئے۔ پھر مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا اور پھر وزن کیا گیا اور میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور ان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیا پس ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا وزن زیادہ تھا۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور ان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیا عمر (رضی اللہ عنہ) کا وزن زیادہ تھا۔ پھر عثمان (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور ان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیا پس عثمان (رضی اللہ عنہ) کا وزن زیادہ تھا اور پھر اس پلڑے کو اٹھا لیا گیا۔

(مسند امام احمد جلد دوم حدیث ٥٤٦٩)

واقعہ نمبر ٦٤

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں مقام ومرتبہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے تھے اس دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرے ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہی مقام ومرتبہ ہے جو میرا مقام ومرتبہ اللہ عزوجل کے ہاں ہے۔ (ریاض النضرۃ جلد اوّل صفحہ ١٦٥)

واقعہ نمبر ٦٥

ایک رات کا عمل

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کا بیان ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک دن اور ایک رات کا جو عمل کیا وہ میری پوری زندگی کے اعمال کے برابر ہے اور ان کا رات کا عمل وہ ہے جب وہ ہجرت کی رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غارِ ثور پہنچے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک غار میں داخل نہ ہوں گے جب تک میں غار میں داخل نہ ہوں اور اگر کوئی موذی چیز ہو تو وہ مجھے نقصان پہنچائے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں داخل ہوئے اور غار کو صاف کیا اور غار میں موجود سوراخوں کو اپنی لنگی پھاڑ کر بند کیا اور پھر دو سوراخ رہ گئے انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑیوں سے بند کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! غار میں تشریف لے آیئے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تشریف لائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ اس دوران ان سوراخوں میں سے جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑیاں رکھی تھیں ایک سانپ نے ڈس لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ضبط کا مظاہرہ کیا مگر تکلیف کی شدت سے آنسو نکل پڑے اور وہ آنسو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر گرے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور حضور

نبی کریم ﷺ نے آنسو بہنے کی وجہ دریافت کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ انہیں سانپ نے ڈس لیا ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا لعابِ دہن زخم پر لگایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تکلیف ختم ہوگئی اور پھر ایک عرصہ بعد وہ زہر واپس لوٹ آیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا باعث بنا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک رات کا عمل بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک دن کا عمل یہ ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کا ظاہری وصال ہوا تو عرب کے کچھ لوگ زکوٰۃ کے منکر ہوگئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کا ارادہ کیا۔ میں نے عرض کیا اے خلیفۃ الرسول ﷺ! آپ رضی اللہ عنہ نرمی سے کام لیں اور ان کے ساتھ الفت سے پیش آئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری بات سنی تو فرمایا کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تم دورِ جاہلیت میں تو بڑے شہسوار اور غضبناک تھے اب اسلام قبول کرنے کے بعد تم کمزور اور پست ہو گئے اور اگرچہ وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا اور دین اسلام کو مکمل کر دیا گیا مگر کیا میں اپنی زندگی میں دین اسلام کی تعلیمات سے انحراف برداشت کروں گا اور جو لوگ دین اسلام کی تعلیمات سے روگردانی کریں گے میں ان سے جہاد کروں گا۔

(جامع الاصول فی احادیث رسول جلد ہشتم کتاب فضائل حدیث ۶۴۲۶)

واقعہ نمبر ٦٦

عید کے دن انہیں چھوڑ دو

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ عید کے روز میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ گیت گا رہی تھیں جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھے میرے نزدیک ہی لیٹے ہوئے تھے۔ اس دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے دیکھتے ہی ڈانٹا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد کیسی محفل سجا رکھی ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آج عید کا دن ہے انہیں چھوڑ دو۔''

(صحیح مسلم جلد دوم باب صلوٰۃ العیدین صفحہ ۳۴۱)

واقعہ نمبر ٦٧

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک بوڑھی نابینا عورت مدینہ منورہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ بوڑھی نابینا عورت اس قدر کمزور تھی کہ گھر کے معمولی کام کاج بھی نہ کرسکتی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس بوڑھی نابینا عورت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے سوچا وہ جا کر اس بوڑھی نابینا عورت کے گھر کا کام کاج کر آئیں۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس بڑھیا کے گھر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس نابینا بڑھیا کا گھر صاف ستھرا تھا، گھر میں پانی بھی بھرا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی نابینا عورت سے دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کوئی شخص صبح سویرے آتا ہے اور میرے گھر کی صفائی کرتا ہے، پانی بھرتا ہے اور مجھے کھانا کھلا کر چلا جاتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس نابینا بڑھیا کی بات سننے کے بعد ارادہ کیا کہ وہ اگلے روز علی الصبح آئیں گے اور دیکھیں گے وہ کون شخص ہے جو اس نابینا بڑھیا کے گھر کے کام کاج کرتا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اگلے روز نمازِ فجر کے بعد آئے تو وہ شخص اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی اور پانی بھر کے جا چکا تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا اب میں اگلے روز نمازِ فجر سے پہلے آؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہ شخص کون ہے؟ اگلے روز آپ رضی اللہ عنہ نمازِ فجر سے پہلے اس

نابینا بڑھیا کے گھر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی کر رہے ہیں۔ صفائی کرنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی بھرا اور پھر اس نابینا بڑھیا کو کھانا کھلایا اور چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔

''اللہ کی قسم! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں۔''

(اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۱۴، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۷)

واقعہ نمبر ٦٨

پانی اور شہد

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی کا گلاس طلب فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں پانی اور شہد تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس برتن کو اپنے ہاتھ میں لیا اور رونا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد جب آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ پونچھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک مرتبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع فرما رہے تھے۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ ہٹ! تو مجھ سے دور ہو جا۔ میں بھی اس ڈر سے کہ کہیں پانی اور شہد کی وجہ دنیا مجھے نہ مل جائے اور میں امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کر بیٹھوں۔

(اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ٣١٢ تا ٣١٣، حلیۃ الاولیاء جلد اوّل صفحہ ٣٣)

واقعہ نمبر ۶۹

مشتبہ غذا قے کر کے باہر نکال دی

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو غلہ وغیرہ خرید کر لاتا تھا۔ ایک دن وہ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا لے کر آیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کھانے میں سے ایک لقمہ لیا۔ غلام نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے روزانہ کی طرح مجھ سے دریافت نہیں کیا کہ میں یہ کھانا کہاں سے لایا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا بھوک کی وجہ سے ہوا تم مجھے بتاؤ کہ کہاں سے لائے ہو؟ اس نے عرض کی کہ میرا گزر ایک ایسی جاہل قوم سے ہوا جن کے لئے زمانہ جاہلیت میں میں منتر کیا کرتا تھا انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کر رکھا تھا آج جب میں گزرا تو ان کے ہاں شادی تھی انہوں نے مجھے یہ کھانا دے دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حلق کے اندر انگلی ڈالی اور وہ لقمہ باہر نکال دیا۔ لوگوں نے کہا کہ ایک لقمے کے لئے اتنی مشقت کیوں برداشت کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے جسم کی پرورش حرام کے ایک لقمہ سے بھی ہوئی ہو گی وہ جہنم کا حقدار ہو گا اور مجھے ڈر ہوا کہیں یہ لقمہ میرے اندر چلا گیا اور میرے جسم کے کسی حصہ نے اس سے تقویت پائی تو میں جہنم میں ڈالا جاؤں گا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد اوّل صفحہ ۴۴)

واقعہ نمبر ۷۰

زوجہ کا حلوہ پکانا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کے اخراجات بیت المال سے ملنے والی تنخواہ سے چلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تنخواہ قلیل تھی جو بقدر ضروریات کے لئے ناکافی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے حلوہ کھانے کی فرمائش کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں کہ میں تمہیں حلوہ کھلا سکوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی تنخواہ میں سے کچھ رقم بچانا شروع کر دی اور جب وہ اس قابل ہو گئیں کہ حلوہ پکا سکتیں تو انہوں نے اس رقم سے حلوے کا سامان خریدنے کے لئے رقم آپ رضی اللہ عنہ کو دی کہ حلوے کا سامان خرید لائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ میری تنخواہ میں حلوہ نہیں پک سکتا تمہارے پاس یہ پیسے کہاں سے آئے؟ زوجہ نے عرض کیا وہ ہر ماہ تنخواہ میں سے کچھ رقم بچا کر حلوے کے لئے پیسے اکٹھے کرتی رہی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے زوجہ کی بات سنی تو فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے مسلمانوں کے اموال کا نگہبان بنایا ہے اور میں بیت المال سے اتنی رقم زیادہ لے رہا تھا کہ حلوہ پکا سکتا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تنخواہ میں کمی کروا دی۔

(ریاض النضرۃ جلد اوّل صفحہ ۱۷۴)

واقعہ نمبر ۷۱

ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کا عدل بے مثال ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا جب کل کا دن آئے تو اونٹوں کے صدقات یہاں حاضر کر دینا میں اسے تقسیم کروں گا اور میرے پاس کوئی بھی بلا اجازت نہ آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا یہ نکیل لو شاید اللہ عزوجل ہمیں بھی کوئی اونٹ دے دے۔ وہ آدمی اگلے روز نکیل لے کر آ گیا۔ اس نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کو اونٹوں کے درمیان داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی پیچھے داخل ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اس شخص کو دیکھا تو دریافت کیا کہ تم بلا اجازت یہاں کیوں آئے ہو اور اسے جھڑک دیا۔ بعد میں جب آپ رضی اللہ عنہ اونٹوں کی تقسیم سے فارغ ہوئے تو اس شخص کو بلایا اور اس کو ایک اونٹ، اونٹ کا کجاوہ، ایک دھاری دار کمبل اور پانچ دینار دیتے ہوئے اس سے معذرت طلب کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! کا عدل بے مثال ہے۔

(سنن الکبریٰ جلد ہشتم صفحہ ۴۹)

واقعہ نمبر ۷۲

تو اس کی قدر و قیمت سے آگاہ نہیں

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو امیہ بن خلف اور اس کے ساتھی ایک عرصہ تک آپ رضی اللہ عنہ کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے رہے اور وہ ہر دن تشدد کا کوئی نیا راستہ اپناتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخوبی علم تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ پر شدید تشدد کیا جاتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں شدید پریشان رہتے تھے۔۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جن کی رہائش امیہ بن خلف کی رہائش سے نزدیک تھی چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بھی آپ رضی اللہ عنہ پر ظلم کے پہاڑ ٹوٹتے دیکھتے تو انتہائی سخت پریشان ہو جاتے تھے۔ پھر ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب امیہ بن خلف کو شدید ظلم کرتے دیکھا تو برداشت نہ کر سکے اور امیہ بن خلف کے پاس جا کر کہا تم اس پر اتنا ظلم کیوں کرتے ہو اور اگر وہ اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے تو اس میں تمہارا کیا نقصان ہے؟ اگر تم اس پر مہربانی کرو گے تو یہ بروزِ قیامت تیرے کام آئے گی۔ امیہ بن خلف انتہائی حقارت سے بولا میں قیامت کے دن کو نہیں مانتا اور میرے دل میں جو آئے گا میں کروں گا غلام میرا ہے میں جو مرضی اس کے ساتھ سلوک کروں تم مجھے روکنے والے کون ہوتے ہو؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ امیہ بن خلف کا یہ سلوک انتہائی ناروا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پھر اسے سمجھاتے ہوئے کہا تم قوی ہو یہ غلام تو لاچار و بے بس ہے اور اس پر اس قدر ظلم وتشدد کرنا تمہاری شان کے خلاف ہے تم ایسا

کرتے ہوئے عربوں کی روایات کو داغدار نہ کرو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ یونہی امیہ بن خلف کے ساتھ بحث کرتے رہے۔ آخر کار امیہ بن خلف اس بحث سے تنگ آ گیا اور بولا اگر تم اس غلام کے تم اتنے ہی خیر خواہ ہو تو تم مجھ سے اسے خرید کیوں نہیں لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے موقع غنیمت جانا فوراً ارشاد فرمایا تم اس کی کیا قیمت لو گے؟ امیہ بن خلف بڑا چالاک تھا اس نے خیال کیا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسا غلام ہے جس کی قیمت اہل مکہ کے نزدیک بہت زیادہ ہے اور فسطاس نامی یہ غلام بڑے کام کا ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کے بدلے میں آپ رضی اللہ عنہ کبھی بھی فسطاس کو دینے پر رضامند نہ ہوں گے اس طرح اس بحث مباحثہ سے خلاصی ہو جائے گی۔

امیہ بن خلف نے اپنے اسی گمان کے مدنظر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تم مجھے اپنا رومی غلام فسطاس دے دو اور بلال رضی اللہ عنہ کو لے جاؤ۔ امیہ بن خلف کے منہ سے جیسے ہی یہ بات نکلی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سودے کو منظور کر لیا اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے بدلے میں اپنا غلام فسطاس دینے پر تیار ہو گئے۔ امیہ بن خلف نے جب دیکھا کہ بات اتنی جلدی بن گئی ہے تو اس کی حیرت کی انتہاء نہ رہی اب اس نے پھر پینترا بدلا اور کہنے لگا میں فسطاس بھی لوں گا اور اس کے ساتھ چالیس اوقیہ چاندی بھی لوں گا۔

امیہ بن خلف کا خیال تھا اس مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہیں مانیں گے مگر وہ یہ سن کر حیران رہ گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس بات پر بھی رضامند ہو گئے ہیں اس طرح سودا طے ہو گیا۔ امیہ بن خلف اس زعم میں مبتلا تھا کہ اس نے بڑے ہی نفع کا سودا کیا ہے اور اس نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے چالیس اوقیہ چاندی اور فسطاس غلام لے لیا۔ اس سودے پر امیہ بہت خوش تھا گھمنڈ میں آ کر ہنسا اور بولا اے ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے! اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو اس غلام کو

ایک درہم کے چھٹے حصے کے بدلے میں بھی کبھی نہ خریدتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا اے امیہ! تو اس کی قدر و قیمت سے آگاہ نہیں اس کی قدر مجھ سے پوچھ یمن کی بادشاہی بھی اس کے عوض میں کم ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کہا اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو لے کر چل پڑے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچے اور اس واقعہ کی خبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! مجھے بھی اس نیک کام میں شریک کر لو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! گواہ رہیے میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

(حلیۃ الاولیاء جلد اوّل حدیث ۴۸۶)

واقعہ نمبر ۷۳

مال جمع کرنے کی مذمت

حضرت حبیب بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو وہ جوان کنکھیوں سے ایک تکیہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ کا بیٹا کنکھیوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔ جب لوگوں نے ان کے بیٹے کو اس تکیہ سے اٹھایا تو اس تکیہ کے نیچے پانچ یا چھ دینار ملے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور بار بار انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے رہے اور فرمایا۔

"میرے خیال میں تمہاری کھال ان دیناروں کی سزا کو برداشت نہیں کر سکتی کہ تم نے ان کو جمع کر کے رکھا اور خرچ نہ کیا۔"

(حلیۃ الاولیاء جلد اوّل صفحہ ۳۹)

واقعہ نمبر ٧٤

جنتی سیب

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک طباق لے کر آئے جو جنت کے سیبوں سے لبریز تھا۔ انہوں نے وہ طباق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اس شخص کو عنایت کیجئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارا ہو۔ وہ طباق ایک نورانی خوان پوش سے ڈھکا ہوا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست انور اس میں داخل کر کے ایک سیب نکالا دیکھتے کیا ہیں کہ اس کی ایک جانب تو لکھا ہوا تھا۔

هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِاَبِي بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ

''یہ خدا کا تحفہ ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے۔''

اور اس کی دوسری جانب یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔

مَنْ اَبْغَضَ الصِّدِّيْقَ فَهُوَ زِنْدِيْقٌ

''صدیق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا بے دین ہے۔''

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا سیب اٹھایا اس کے ایک طرف تو یہ لکھا تھا۔

هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ مِّنَ الْوَهَّابِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

''یہ خدائے وہاب کا تحفہ ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے۔''

اور دوسری جانب یہ لکھا تھا۔

مَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَھُوَ فِیْ سَقَر

''عمر رضی اللہ عنہ کے دشمن کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اور سیب اٹھایا جس کے ایک جانب یہ لکھا تھا۔

ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

''یہ خدائے منان وحنان کا تحفہ ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے۔''

اس کی دوسری طرف یہ لکھا تھا۔

مَنْ اَبْغَضَ عُثْمَانَ فَخَصْمُہُ الرَّحْمٰنُ

''عثمان رضی اللہ عنہ کا دشمن رحمٰن کا دشمن ہے۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے طباق میں سے ایک اور سیب اٹھایا جس کے ایک جانب تو یہ لکھا تھا۔

ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْغَالِب لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ

''یہ خدائے غالب کا تحفہ ہے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لئے۔''

اور دوسری جانب یہ لکھا تھا۔

مَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا لَّمْ یَکُنْ لِلّٰہِ وَلِیًّا

''علی رضی اللہ عنہ کا دشمن خدا کا دوست نہیں۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے ان عبارات کو پڑھ کر اللہ عزوجل کی بے حد حمد وثناء بیان کی۔ (نزہتہ المجالس جلد دوم)

واقعہ نمبر ۷۵

کھانے میں برکت کا واقعہ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میرے والد بزرگوار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاں تین مہمان آئے اور آپ رضی اللہ عنہ خود شام کو کھانا کھانے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھایا اور گفتگو میں مشغول رہے جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ رات دیر سے واپس لوٹے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے مہمانوں کو بھول گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ان مہمانوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے بغیر کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اب میں بھی کھانا نہیں کھاؤں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے برا بھلا کہا اور مجھ پر ناراض ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے خوف سے چھپ گیا اور پھر جب آپ رضی اللہ عنہ کا غصہ قدرے کم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جائے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ بھی ان مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور پھر ان مہمانوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان مہمانوں میں سے ایک نے کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم جو لقمہ بھی اٹھاتے نیچے والا کھانا پہلے سے زیادہ

ہو جاتا اور پھر ہم جب سیر ہو گئے تو کھانا پہلے سے بہت زیادہ تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وافر کھانا دیکھا تو اپنی بیوی سے حیرانگی کے ساتھ فرمایا۔

''اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے کھانا پہلے سے زیادہ کیسے ہو گیا؟''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی نے عرض کیا کہ اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہو چکا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بارہ قبائل کے سردار ایک معاہدہ کے لئے موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا ان قبائلی سرداروں اور ان کے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ ان سب نے وہ کھانا سیر ہو کر کھایا اور اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنے لوگ تھے مگر وہ کھانا بدستور برتن میں موجود تھا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب جلد دوم حدیث ۷۹۰)

واقعہ نمبر ۷۶

بھلائی کی وصیت

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا کہ میرے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میرے وصال کے بعد مجھے تیرا غنی ہونا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ تو محتاج ہو اور یہ مجھ پر دشوار گزرے اور میں نے تمہارے لئے بیس وسق مقرر کئے تھے اور اگر تم وہ لے چکی ہوتی تو اچھا ہوتا مگر اب میرے وصال کے بعد وہ مال وراثت ہے اور تمہارے ساتھ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں بھی میرے مال میں شریک ہیں تم انہیں شریعت کے مطابق تقسیم کر لینا۔''

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے والد بزرگوار سے پوچھا۔

''میری تو ایک ہی بہن ہے جس کا نام اسماء رضی اللہ عنہا ہے اور میری دوسری بہن کون سی ہے جس کا ذکر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؟''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تمہاری دوسری بہن میری بیوی بنت خارجہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں ہے اور بنت خارجہ رضی اللہ عنہا اس وقت حاملہ ہیں۔''

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد بنت خارجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی اور اس بچی کا نام ام کلثوم رضی اللہ عنہا رکھا گیا اور اس بچی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے زیرسایہ تربیت پائی۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲۲)

واقعہ نمبر ۷۷

خون میں پیشاب

ایک مرتبہ ایک شخص، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے یہ خواب بکثرت دکھائی دیتا ہے کہ میں خون میں پیشاب کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی بات سنی تو غصہ میں آ گئے اور فرمایا کہ تو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرتا ہے۔ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تو بارگاہِ رب العزت میں صدق دل سے توبہ کر اور آئندہ اس گناہ سے خود کو محفوظ رکھ۔ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر توبہ کی اور اللہ عزوجل نے اس شخص کی توبہ قبول فرما لی اور پھر اسے دوبارہ ایسے خواب کبھی دکھائی نہ دیئے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۵)

واقعہ نمبر ۷۸

گستاخی کرنے والا بندر بن گیا

حضرت امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ہم تین لوگ ایک ساتھ یمن کی جانب عازمِ سفر ہوئے۔ ہمارے ایک ساتھی نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کی۔

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے اسے منع کیا کہ وہ ان کی شان میں گستاخی کا مرتکب نہ ہو مگر وہ باز نہ آیا۔ ہم لوگ یمن کے نواح میں پہنچے اور رات کو شہر سے باہر مقیم ہوئے۔

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صبح فجر کے وقت ہم نے اسے بیدار کیا تا کہ نمازِ فجر ادا کی جائے تو اس نے بتایا کہ رات اس نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

"اے بدبخت! اللہ عزوجل نے تجھے رسوا کیا اور تو اسی منزل پر مسخ ہو جائے گا۔"

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر اس کے دونوں پاؤں بندروں کی مانند ہو گئے اور کچھ ہی دیر میں اس کی صورت بھی بندر کی مانند ہو چکی تھی۔ ہم لوگوں نے نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد اسے پکڑ کر اونٹ کے پالان پر رسیوں کے ساتھ جکڑ دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے۔

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر غروبِ آفتاب کے وقت ہم ایک جنگل

میں پہنچے تو وہاں بندر موجود تھے۔ اس نے جب بندروں کو دیکھا تو رسیاں تڑوا کر بھاگ گیا اور پھر ان بندروں میں شامل ہو گیا۔

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر ہم نے دیکھا وہ ان بندروں کے ساتھ بیٹھا حسرت کے ساتھ ہمیں دیکھ رہا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

(شواہد النبوۃ صفحہ ۲۶۸)

واقعہ نمبر ۷۹

گستاخی کرنے والا خنزیر بن گیا

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ نے کسی صالح سے نقل کیا ہے کہ کوفہ کا ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتا تھا اور جب لوگ اسے منع کرتے تو وہ ان کے ساتھ بدتمیزی کرتا اور اپنی اس حرکت سے باز نہ آیا۔ ایک دن لوگوں نے تنگ آ کر اس سے کہا کہ وہ ان سے علیحدہ ہو جائے۔ وہ ان لوگوں سے جدا ہو گیا۔ پھر وہ لوگ اپنی منزل پر پہنچے اور اپنا کام مکمل ہونے کے بعد واپسی کا ارادہ کیا۔ راستہ میں انہیں اس کوفی شخص کا غلام ملا جس کا حال بہت برا تھا۔ اس نے ان لوگوں سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ چلیں اور دیکھیں کہ اس پر کیسی مصیبت آن پڑی ہے؟ وہ صالح مرد کہتا ہے پھر ہم اس غلام کے ساتھ اس جگہ پہنچے جہاں وہ کوفی شخص رہتا تھا۔ اس کوفی شخص نے ہمیں دیکھا تو کہا دیکھو مجھ پر کیسی بھاری مصیبت آن پڑی؟ ابھی ہم اسی شش و پنج میں مبتلا تھے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے اس نے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکالے اور اس کے دونوں ہاتھ خنزیر کی مانند تھے۔ ہمیں اس پر ترس آ گیا اور ہم نے اسے اپنے قافلے میں ایک مرتبہ پھر شامل کر لیا۔ راستہ میں ہم ایک جنگل سے گزرے اور وہاں خنزیروں کے ایک جھنڈ کو دیکھ کر وہ شخص بھاگ کر ان میں شامل ہو گیا اور ہم سے جدا ہو گیا۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۶۹)

واقعہ نمبر ۸۰

گستاخی کرنے والا کتا بن گیا

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ میں نے شام میں ایک ایسے امام کی امامت میں نماز پڑھی جس نے نماز کے بعد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کو بددعا دی جس سے مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ پھر کچھ عرصہ بعد میں دوبارہ اس مسجد میں گیا تو جب امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اس نے نماز پڑھنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا پہلا امام کہاں گیا جس نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کی تھی؟ لوگ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک مکان پر لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ اس مکان میں ایک کتا بیٹھا ہوا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں حیران ہوا اور اس کتے سے پوچھا کہ کیا تو وہی امام ہے جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرتا تھا؟ تو اس کتے نے سر ہلا دیا۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۷۲)

واقعہ نمبر ۸۱

شیخین رضی اللہ عنہم سے محبت کا انعام

حضرت جعفر خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسے قافلے کے ساتھ سفر کررہا تھا جس کے سب افراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دشمن تھے وہ سب کے سب حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے متعلق مجھ سے مناظرہ کرتے ہوئے چل رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حتیٰ الامکان ان کے ہر اعتراض کا جواب دے رہا تھا۔ پھر ہمارا گزر ایک خوفناک جنگل سے ہوا۔ جنگل سے ایک درندہ نکلا اور وہ سیدھا میری جانب بڑھا اور مجھے اٹھا کر جنگل میں لے گیا۔ وہ قافلے والے بہت خوش تھے اور مجھے اس خیال سے افسوس ہوا کہ وہ کہتے ہوں گے کہ اس نے شیخین سے محبت کا مزہ چکھ لیا۔

حضرت جعفر خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درندہ نے مجھے اپنے بھوکے بچوں کے آگے لاکر ڈال دیا تاکہ وہ بچے کھا جائیں، میرے منہ سے بے ساختہ نکلا:

اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِحُرْمَۃِ الشَّیْخَیْنِ

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے میری مدد فرمایئے۔''

اب اس درندے کے بھوکے بچے میرے قریب آئے تو مجھے سونگھ کر سب کے سب پیچھے ہٹ گئے۔ یہ دیکھ کر وہ درندہ خوفناک آواز میں بولا میری سمجھ میں وہ کہہ رہا تھا کہ تم اسے کھاتے کیوں نہیں؟ اس کے بچوں نے بزبانِ فصیح جواب دیا:

لَقَدْ جَوَّعْتَنَا ثَلٰثَةِ اَیَّام ثُمَّ جِئْتَنَا بِمَنْ یُّحِبُّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

''تو نے ہمیں تین دن بھوکا رکھا اور آج اس شخص کو لے آئے ہو جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے محبت رکھتا ہے۔''

حضرت جعفر خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے کانوں سے ان کا یہ جواب سنا اور مسرت میں اٹھا اور چل دیا۔ اللہ کی قسم! ان درندوں نے مجھے کچھ ایذا نہ پہنچائی تھی۔ (جامع المعجزات)

واقعہ نمبر ۸۲

چھپے جوہر کو پہچان لیا

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جو قبائل مرتد ہو گئے اور پھر دین اسلام کی جانب لوٹ آئے ان میں ایک قبیلہ ''کندہ'' بھی تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کا حکم دیا اور لشکر اسلام نے قبیلہ کندہ کے سردار اشعث بن قیس کو گرفتار کر کے لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔

اشعث بن قیس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے روبرو اپنے جرم کا اعتراف کیا اور توبہ کی اور پھر سے دین اسلام کی جانب لوٹ آیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کی غلطی معاف فرما دی اور اپنی بہن ام فروہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اس سے کر دیا۔ حاضرین محفل اس عنایت پر حیران تھے کہ مرتدین کا سردار جس نے دین اسلام سے بغاوت کی اور بے شمار مجاہدین کو شہید کیا اسے اس قدر عنایات سے کیوں نوازا جا رہا ہے؟

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ان عنایات کا حق یوں ادا کیا کہ معرکہ عراق میں بہادری کی وہ داستانیں رقم کیں جو تاریخ کے اوراق میں نمایاں حروف میں لکھی گئیں۔ عراق کی فتح کا سہرا بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہی سر رہا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں معرکہ قادسیہ اور قلعہ مدائن کی فتح اور

نہاوند کی فتح میں حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کی جانثاری اور بہادری نے لشکر اسلام کا حوصلہ بڑھایا۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کی اس جانثاری اور بہادری کو دیکھ کر لوگ یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوراندیش تھے اور انہوں نے اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ میں چھپے جوہر کو پہچان لیا تھا اس لئے ان پر انعام کیا تھا۔

(ازالۃ الخفاء صفحہ ۳۹)

واقعہ نمبر ۸۳

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے قبولِ اسلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے صحن میں بیٹھا تھا کہ مجھے خبر ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابولہب کے بیٹے عتبہ سے کر دی ہے۔ مجھے حسرت ہوئی کہ کاش ان کا نکاح میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کیفیت میں جب میں گھر پہنچا تو میری خالہ نے مجھ سے کہا کہ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو منصب رسالت پر فائز کیا ہے پھر انہوں نے مجھے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جن کے ساتھ میرا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے۔

''اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! کس سوچ میں گم ہو؟''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے انہیں خالہ کی بات بتائی تو انہوں نے بھی مجھے اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے گزرے اور آپ ﷺ کے ہمراہ اس وقت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے جنہیں آپ ﷺ نے اپنی چادر میں اٹھا رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور سلام کرنے کے بعد درخواست کی کہ وہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ جائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ بیٹھ گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

''اللہ عزوجل تمہیں جنت کی جانب بلاتا ہے اور تم اس دعوت کو قبول کرنے میں دیر نہ کرو، اللہ عزوجل نے مجھے سب کی جانب اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح میرے ساتھ ہوگیا۔

(خصائص الکبریٰ جلد اوّل صفحہ ۲۳۷)

واقعہ نمبر ۸٤

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا غم

حضرت عبدالرحمٰن بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غمزدہ چہرے کے ساتھ تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کس بات کا غم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے وہ پیش آیا جو تمہیں نہیں پیش آیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے کہا۔

> ''سنو! یہ کیا کہہ رہے ہیں میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے کہ جس نے مجھ سے زیادہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رنج کیا ہو؟''

(طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ۲۴۹)

واقعہ نمبر ۸۵

مجھے خلافت کا کوئی شوق نہیں تھا

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلافت کا قطعی شوق نہیں تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ دورانِ خلافت بصرہ تشریف لائے تو ابن الکواء اور قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میرے بعد تم خلیفہ ہو گے اس میں کہاں تک سچائی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات غلط ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس قسم کا کوئی وعدہ کرتے تو میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو منبر رسول پر نہ چڑھنے دیتا خواہ اس معاملہ میں میرا کوئی اور ساتھی نہ ہوتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اور اپنے مرض کے دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام مقرر فرمایا جس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی تصدیق ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین جانشین تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صحیح جانشین اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے عمل درآمد کروانے والے تھے اور انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد منصب خلافت کا بھرپور حق ادا کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جب وقت شہادت قریب آیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سمیت چھ افراد کو

خلافت کے لئے نامزد کیا کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی ایسے شخص کو خلیفہ نامزد کریں جس کے بارے میں انہیں جوابدہ ہونا پڑے اور انہوں نے اس مقصد کے لئے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) جو خلافت کے بہترین امیدوار ہو سکتے تھے انہیں منصب خلافت سے باہر کر دیا۔ پھر ہم چھ ارکان کی مجلس منعقد ہوئی جس میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کر لی اور پھر میں نے بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کی اور میرے جو حقوق تھے وہ میں نے ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی، ان کی قیادت میں جنگیں لڑیں، ان کے عطیات کو قبول کیا اور مجرموں کو شرعی سزائیں دیں۔ پھر جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا گیا تو لوگوں نے میری بیعت کر لی۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۸)

واقعہ نمبر ۸۶

علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میرے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اکثر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے چہرے کو غور سے دیکھا کرتے تھے میں نے ایک مرتبہ وجہ پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

(ابن عساکر بحوالہ تاریخ دمشق حدیث ۱۶۷)

واقعہ نمبر ۸۷

مستقبل کو اپنی نگاہِ باطنی سے دیکھ لیا

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے وصال سے چند روز قبل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سربراہی میں ایک لشکر ترتیب دیا تھا اور اس لشکر کو رومیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہونے کا حکم دیا تھا۔ جب یہ لشکر روانہ ہوا اور مقامِ جرف میں مقیم ہوا تو اس لشکر کو حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر ملی۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اس لشکر کو لے کر واپس مدینہ منورہ آ گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ متفقہ طور پر خلیفہ نامزد ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر بیٹھنے کے بعد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سربراہی میں اس لشکر کو دوبارہ رومیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہونے کا حکم دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی کم عمری کی وجہ سے انہیں لشکر کا سربراہ بنانے کی مخالفت کی مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"انہیں حضور نبی کریم ﷺ نے لشکر کا سالارِ اعلیٰ بنایا تھا اور میں
حضور نبی کریم ﷺ کی مخالفت ہرگز نہیں کرسکتا۔"

پھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سربراہی میں لشکر اسلام رومیوں کے خلاف میدانِ جنگ میں اترا تو فتح مسلمانوں کا مقدر بنی اور اس فتح نے ان مرتدین

کے حوصلے بھی پست کر دیئے جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو بھی ایک خوف لاحق ہو گیا اور بلاشبہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوراندیشی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مستقبل کو اپنی نگاہِ باطنی سے دیکھ لیا تھا۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۷۵)

واقعہ نمبر ۸۸

مردہ تو انجام کی طرف جا رہا ہوتا ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے بتایا کہ آج سوموار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس روز ہوا تھا؟ ہم نے بتایا کہ اسی روز ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہماری بات سن کر فرمایا تو مجھے بھی آج رات ہی کی توقع ہے۔ پھر پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟ ہم نے بتایا کہ تین کپڑے یمنی سفید رنگ کے کپڑے تھے جن میں قمیص اور پگڑی نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس دو چھوٹی چھوٹی چادریں ہیں انہیں دھو کر مجھے کفن دے دینا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا والد محترم! اللہ نے اپنے احسان سے بہت کچھ دیا ہے ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیا کفن پہنائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کپڑے کی ضرورت میت سے زیادہ زندہ آدمی کو ہے مردہ تو انجام کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۳)

واقعہ نمبر ۸۹

اپنے بعد آنے والوں کو تھکا دیا ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مرض الموت میں گرفتار ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے دورِ خلافت میں مسلمانوں کے مال میں سے ایک درہم اور دینار نہیں لیا سوائے اپنی گزر اوقات کے لئے۔ اب تم میرے مال کا جائزہ لے لینا اور دیکھنا میرے خلیفہ بننے کے بعد میرے مال میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں اور جو میرا سامان ہے وہ تم نئے خلیفہ کو بھیج دینا تاکہ میں بری الذمہ ہو جاؤں چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حبشی غلام تھا جو بچوں کو کھانا کھلاتا تھا' ایک اونٹ تھا جس پر پانی ڈھویا جاتا تھا اور ایک پھٹی پرانی چادر تھی۔ ہم نے یہ تمام چیزیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیج دیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا تو زار وقطار رو پڑے اور فرمانے لگے۔

''ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بعد آنے والوں کو تھکا دیا ہے۔''

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۳ تا ۳۴)

واقعہ نمبر ۹۰

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نصیحت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! تقویٰ اختیار کئے رکھنا اور دیکھو فتوحات کا زمانہ آنے والا ہے تم مالِ غنیمت میں سے اتنا ہی لینا جتنی تمہیں حاجت ہو۔ یہ بات یاد رکھو کہ جو شخص پانچوں وقت کی نمازیں ادا کرتا ہے وہ اللہ کی پناہ میں آ جاتا ہے اور وہ اللہ کے غضب سے دور ہو جاتا ہے اور جو اللہ کے غضب کا شکار ہوگا وہ منہ کے بل آگ میں جھونکا جائے گا۔"

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۱)

واقعہ نمبر ۹۱

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔ لوگوں نے کہا ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی رائے پر اعتراض نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا کہ میرے نزدیک عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب کو جانتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انصار و مہاجرین سے مشورہ کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۰)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں خلیفہ مقرر کرتے ہوئے ذیل کی نصیحت فرمائی۔

''اے عمر (رضی اللہ عنہ)! میں تمہیں اس امر کی دعوت دیتا ہوں جو ہر آدمی کو تھکا دینے والا ہے۔ اللہ کی فرمانبرداری کرنا اور اس سے ڈرتے رہنا' اس کی اطاعت کرنا اور تقویٰ سے کام لینا۔ یاد رکھو کہ تقویٰ اللہ کو بہت پسند ہے۔ میں تمہیں خلیفہ مقرر کرتا ہوں اور اس امر کو وہی اختیار کرتا ہے جو اس پر عمل کر سکے۔ جس نے حق بات کا حکم دیا اور خود برا کام کیا اور بھلی باتوں کا حکم دیا اور خود منکرات پر عمل کرتا رہا تو یاد رکھو کہ وہ دن دور نہیں جب اس کی خواہش ختم ہو جائے گی اور اس کا عمل ضائع ہو جائے گا۔ تم لوگوں کے خلیفہ ہو پس جہاں تک ہو سکے اپنے ہاتھوں کو لوگوں کے خون سے روکنا اور اپنے پیٹ کو لوگوں کے مالوں سے خالی رکھنا اور اپنی زبان کو ان کی عزت خراب کرنے سے محفوظ رکھنا۔ یاد رکھنا اللہ کی رضا کے بغیر کسی کام پر قدرت حاصل نہیں ہوتی۔''

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۷)

واقعہ نمبر ۹۲

میں نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بطورِ خلیفہ نامزد کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے کس کو خلیفہ نامزد کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا ہے۔ دونوں حضرات نے بیک وقت پوچھا آپ رضی اللہ عنہ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم مجھے اللہ عزوجل سے ڈراتے ہو بلاشبہ میں اللہ اور عمر (رضی اللہ عنہ) کو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں، میں کہوں گا میں لوگوں میں سے بہترین کو خلیفہ مقرر کر کے آیا ہوں۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۵۴)

واقعہ نمبر ۹۳

مجھے غیب کی خبر نہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نامزدگی کے لئے تحریر کا حکم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور یہ وہ عہد ہے جو ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما نے دنیا سے دارِ آخرت کی جانب رخصت ہوتے وقت تحریر کروایا کہ بلاشبہ عمر (رضی اللہ عنہ) تم لوگوں پر خلیفہ بنایا جاتا ہے اور تم اس کا حکم بجالاؤ اور اس کی اطاعت کرو اور اگر وہ عدل کریں اور میرا ان کے بارے میں یہی گمان ہے اور اگر وہ تبدیل ہوں تو پھر وہی کرو جو تمہارا گمان ہو اور میں نے بھلائی کا ارادہ کیا اور مجھے غیب کی خبر نہیں اور تم لوگوں کو میرا سلام ہو اور اللہ عزوجل کی رحمت تم پر نازل ہو۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوگئی۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۶ تا ۳۷)

واقعہ نمبر ۹۴

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دینا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور پندرہ دن تک مرض الموت میں مبتلا رہے اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے حکم پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز میں امامت کرتے رہے اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۸)

واقعہ نمبر ۹۵

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ تیمارداری کی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمہ وقت حضور نبی کریم ﷺ کی جدائی میں گریہ کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی صحت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ تیمارداری کی اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کا قیام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے والے مکان میں تھا جو حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے وقف فرمایا تھا۔

(اسد الغابہ جلد پنجم صفحہ ۳۲۰)

واقعہ نمبر ۹۶

زوجہ نے غسل دیا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے حسب وصیت دیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اکثر روزہ سے ہوتی تھیں اور جس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے کر روزہ رکھنے سے منع فرمایا تاکہ بوقت غسل کہیں نقاہت نہ ہو جائے۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲۴، طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۳۹)

واقعہ نمبر ۹۷

اہل مکہ پر لرزہ طاری ہو گیا

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو اہل مکہ پر ایک مرتبہ پھر لرزہ طاری ہو گیا۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا ہوا؟ انہیں بتایا گیا کہ ان کے فرزند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ پھر عظیم مصیبت آن پڑی۔ (طبقات ابن سعد جلد سوم صفحہ ۴۳)

واقعہ نمبر ۹۸

آپ رضی اللہ عنہ کو کہاں دفن کیا جائے؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یہ سوال پیدا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کو کہاں دفن کیا جائے؟ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری دلی خواہش تھی میرے والد بزرگوار کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں میرے حجرے میں دفن کیا جائے چنانچہ مجھ پر نیند کا غلبہ طاری ہو گیا اور مجھے خواب میں ایک منادی سنائی دی کہ کوئی اعلان کر رہا تھا کہ حبیب کو حبیب سے ملا دو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بیدار ہونے کے بعد اس کا ذکر دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کیا تو بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اقرار کیا کہ انہوں نے بھی یہ منادی سنی تھی چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۶۳)

واقعہ نمبر ۹۹

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ خودبخود کھل گیا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے سامنے جا کر رکھا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔

السلام علیك یا رسول الله هذا ابوبکر رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جیسے ہی یہ الفاظ ادا کیے تو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ خودبخود کھل گیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے آواز آئی۔

''حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔''

(شواہد النبوۃ صفحہ ۲۶۴)

واقعہ نمبر ۱۰۰

میں ہوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے مغفرت کر رہے تھے اور اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔ اس دوران ایک شخص میرے پیچھے آیا اور اس نے میرے کندھے پر کہنی رکھی اور فرمایا۔

"اللہ عزوجل ان پر رحم فرمائے اور مجھے یہی امید تھی کہ اللہ عزوجل انہیں ان کے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ رکھے گا یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر اس شخص نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ میں ہوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے اور عمر رضی اللہ عنہ ہے اور میں نے یہ کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کیا اور میں چلا، ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی چلے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی چلے اور پھر اس شخص نے فرمایا مجھے قوی امید ہے کہ اللہ عزوجل انہیں ان کے ہمراہ رکھے گا۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔ (صحیح بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث ۸۷۳)